خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم



تیسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی
ای میل: info@quranacademy.com
ویب سائٹ: www.quranacademy.com

خلاصہ مضامینِ قرآن

تیسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۞
عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ ۞ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۞ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ۞
کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ۞ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ۞ (النباء:۱تا۵)

سورۂ نباء

فانی دنیا اور ابدی آخرت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ نے دنیا میں اپنی نعمتوں اور قدرتوں کے تذکرہ کے بعد فرمایا کہ یہ سب فنا ہونے والی ہیں۔ آخرت میں انسانوں کے انجام کا فیصلہ ہوگا اور یہ انجام ابدی ہوگا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱تا۵	قیامت کی عظیم خبر کے بارے میں باہم سوالات
- آیات ۶ تا۱۶	اللہ کی قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۱۷تا۳۰	روزِ قیامت سرکشوں پر عذاب
- آیات ۳۱ تا۳۶	متقیوں کا حسین انجام
- آیات ۳۷ تا۴۰	میدانِ حشر کا منظر

آیات ۱ تا ۵

قیامت کے بارے میں باہم سوالات

قران مجید کی ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں نے دو اعتبارات سے سرزمینِ عرب میں ہلچل مچادی تھی۔ ایک تو وہ فصاحت، بلاغت اور زورِ کلام کی معراج تھیں اور دوسرے یہ کہ ان میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کیا گیا تھا۔ اِن سورتوں نے وہ کیفیت پیدا کی کہ ۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلادی

ہر محفل میں قیامت کی عظیم خبر کے حوالے سے چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں۔ لوگ اپنے اپنے من گھڑت تصورات پیش کر کے اِس خبر سے اختلاف کر رہے تھے۔ کسی کے خیال میں دوبارہ جی اٹھنا ناممکنات میں سے ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ ہمارے معبود سفارش کر کے ہمیں بخشوالیں گے۔ کسی کا دعویٰ تھا کہ ہمیں دنیا میں سرداری اور مال و دولت دیا گیا ہے اور قیامت میں بھی یہی انعامات ملیں گے۔ اللہ نے جواب دیا کہ اصل معاملہ کیا ہوگا، عنقریب اُنہیں معلوم ہو جائے گا، عنقریب اُنہیں معلوم ہو کر رہے گا۔

آیات ۶ تا ۱۶

اللہ کی نعمتیں ہی نعمتیں

ان آیات میں اللہ کی حسبِ ذیل نعمتوں کا بیان ہے:

i- اللہ نے زمین کو ہمارے فائدے کے لیے بچھونا بنا دیا ہے۔ ہم اِس سے کئی زرعی، تجارتی، تعمیراتی فوائد حاصل کر رہے ہیں اور اس میں پوشیدہ خزانوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔
ii- زمین کو متوازن رکھنے کے لیے اللہ نے اِس پر بوجھل پہاڑوں کو میخوں کی طرح ٹھوک دیا ہے۔
iii- اللہ نے ہمیں جوڑوں کی صورت میں بنایا تاکہ باہم تسکین حاصل کر سکیں۔
iv- نیند کو اللہ نے آرام و سکون دینے کے لیے ہم پر طاری فرمایا۔
v- اللہ نے رات بنائی جو لباس کی طرح زمین کو ڈھانپتی ہے اور انسانوں کو ایسا سکون بھی دیتی ہے کہ وہ بڑے مزے سے نیند کی نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔
vi- دن میں اللہ پھر سے ہمیں تازہ دم کر دیتا ہے اور ہم ایک نئے ولولہ کے ساتھ اپنی معاشی جدوجہد میں سرگرمِ عمل ہو جاتے ہیں۔
vii- اللہ نے ہم پر سات آسمان مضبوط چھتوں کی صورت میں تخلیق فرمائے۔
viii- سورج کو اللہ نے ہمارے لیے روشن چراغ کی صورت میں بنایا۔
ix- اللہ نے بدلیوں سے مسلسل برستی ہوئی بارش نازل فرمائی۔
x- بارش کے پانی سے اللہ نے اناج، سبزہ اور طرح طرح کے گھنے باغات پیدا فرمائے۔

اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ١٧ تا ٢٠

قیامت کا وقت طے شدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے طے فرما دیا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ اُس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور تمام انسان فوج در فوج میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ آسمان میں کئی دروازے کھل جائیں گے جن سے فرشتوں کا میدان حشر میں نزول ہوگا۔ پہاڑ ریت بنا کر اڑا دیے جائیں گے تا کہ زمین صاف اور چٹیل میدان بنا دی جائے اور اِس پر حضرت آدمؑ سے لے کر آخری انسان تک تمام لوگوں کو جمع کیا جا سکے۔

آیات ٢١ تا ٢٦

سرکشوں کا برا انجام

جہنم سرکشوں کے انتظار میں ہے۔ وہ بدنصیب صدیوں اِس ہولناک ٹھکانے میں رہیں گے۔ وہاں اُنھیں ٹھنڈک اور فرحت بخش مشروب نہیں ملے گا۔ اُن کی ضیافت کھولتے ہوئے پانی اور اپنے ہی زخموں کے خون اور پیپ سے کی جائے گی۔ اُنھیں اُن کے جرائم کے تناسب سے پوری سزا دی جائے گی۔

آیات ٢٧ تا ٣٠

سرکشوں کے جرائم

سرکشوں کو جہنم کی ہولناک سزا اِس لیے دی جائے گی کہ وہ روزِ قیامت اعمال کی جوابدہی کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ آخرت کی باز پرس کے حوالے سے خبردار کرنے والی آیات کو بڑے تکبر سے جھٹلاتے تھے۔ اللہ اُن کی ایک ایک حرکت محفوظ فرما رہا تھا۔ جب وہ جہنم کے عذاب سے دوچار ہوں گے تو اللہ فرمائے گا کہ چکھتے رہو یہ عذاب۔ تمھارے لیے سوائے عذاب کے اور کسی چیز کا اضافہ نہ کیا جائے گا۔

آیات ٣١ تا ٣٦

متقیوں کے لیے انعامات

روزِ قیامت متقیوں کو کامیابی کی بشارت دی جائے گی۔ اُن کی رہائش کے لیے باغات اور غذا کے لیے انگور ہوں گے۔ ہم عمر بیویوں کی رفاقت اُنھیں حاصل ہوگی۔ چھلکتے ہوئے جام مشروب کے طور پر اُنھیں پیش کیے جائیں گے۔ وہاں کوئی جھوٹی یا بے مقصد بات وہ نہیں سنیں گے۔ ہر متقی کو اُس کی

نیکیوں کے حساب سے پورا پورا انعام مل جائے گا۔ اللہ ہمیں متقی بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۷ تا ۴۰

میدانِ حشر کا منظر

میدانِ حشر میں تمام انسان، فرشتے اور جبرائیل امینؑ بھی صف باندھے اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اُن میں سے کسی کو اللہ کے سامنے بات کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ جو بھی بولے گا اللہ کے حکم سے بولے گا اور اللہ کے سامنے کسی کی بے جا سفارش نہ کرے گا۔ بلاشبہ قیامت کے دن کا آنا یقینی ہے لہٰذا جو چاہے اُس کی تیاری کر کے اللہ کے پاس جنت میں ٹھکانہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ نے انسانوں پر کرم کیا کہ اُنہیں جہنم کے جلد سامنے آنے والے عذاب سے خبردار کر دیا۔ اُس روز بدنصیب کافر نامۂ اعمال میں اپنے تمام سیاہ اعمال دیکھے گا اور حسرت سے کہے گا کہ کاش! میں انسان نہیں مٹی ہوتا اور اِس برے انجام سے دوچار نہ ہوتا۔

سورۂ نازعات

قیامت کا عبرت انگیز بیان

یہ سورۂ مبارکہ قیامت سے متعلق احوال وتفاصیل بڑے عبرت آمیز اسلوب میں بیان کر رہی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — موت کا منظر
- آیات ۶ تا ۱۴ — قیامت کا منظر
- آیات ۱۵ تا ۲۶ — داستانِ حضرت موسیٰؑ وفرعون
- آیات ۲۷ تا ۳۳ — اللہ کی عظیم قدرتیں
- آیات ۳۴ تا ۴۶ — احوالِ قیامت

آیات ۱ تا ۵

موت کا منظر

موت کے وقت دنیا دار آدمی کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ فرشتوں کو اُس کے وجود میں ڈوب کر

اور بڑی قوت سے کھینچ کر اُس کی جان نکالنی پڑتی ہے۔ اِس کے برعکس نیک انسان کی جان فرشتے بڑی آسانی سے محض ایک بند کھول کر نکال لیتے ہیں۔ اب وہ مرنے والے انسان کی روح کو لے کر تیرتے ہوئے اللہ کی طرف جاتے ہیں۔ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ بڑی تندہی اور اور تیزی سے اللہ کے کیے ہوئے فیصلہ پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ فیصلہ مرنے والے پر موت طاری کرنے کا فیصلہ تھا۔

آیات ۶ تا ۱۴

قیامت کا منظر

روزِ قیامت زمین بڑی شدت سے کانپے گی۔ اُس پر ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا۔ دل اُس روز دھڑکتے ہوں گے اور نگاہیں خوف کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی۔ کفار بڑی حیرت سے کہتے ہیں جب ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اگر ایسا ہوگیا تو پھر ہماری شامت آجائے گی! اُنہیں کیا معلوم کہ جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسے محسوس ہوگا جیسے ایک زور دار جھڑکی کی آواز ہے اور وہ سب کے سب حشر کے کھلے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

آیات ۱۵ تا ۲۶

سرکش فرعون کا عبرت ناک انجام

اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو طویٰ کی مقدس وادی میں منصبِ رسالت پر فائز کیا۔ اُنہیں حکم دیا کے فرعون کے پاس جائیں، وہ انتہائی سرکشی کر رہا ہے۔ اُسے اللہ سے ڈرنے اور سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دیں۔ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو معجزات دکھائے اور اُسے اصلاح کی دعوت دی۔ اُس نے آپؑ کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا اور آپؑ کے مقابلہ پر جادوگروں کو لے آیا۔ اُس نے دعویٰ کیا میں ہی سب سے بڑا رب ہوں۔ اللہ نے اُسے اور اُس کے لشکر کو غرق کر دیا اور اُس کی لاش کو محفوظ کر کے دنیا و آخرت کے لیے عبرت بنا دیا۔ بلاشبہ فرعون کے انجام میں خوفِ خدا رکھنے والوں کی عبرت کے لیے بہت بڑا سبق ہے۔

آیات ۲۷ تا ۳۳

کیا انسان کو دوبارہ بنانا بہت ہی مشکل ہے؟

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے وسیع و عریض آسمان تخلیق کیا، اُس کے ابھار کو بلند کیا اور اُسے ہموار کر کے بڑا

خوبصورت بنادیا۔ اللہ ہی نے آسمان پر سورج کی گردش کے ذریعہ دن اور رات کا نظام بنایا۔ پھر زمین کو پھیلا دیا اور زمین سے پانی اور سبزہ نکالا۔ بڑے بڑے پہاڑوں کو لنگر کے طور پر زمین میں گاڑ کر زمین کو توازن بخشا۔ کائنات کی یہ نعمتیں انسانوں اور اُن کے چوپایوں کے لیے بنائی گئیں ہیں۔ کیا اِن قدرتوں اور نعمتوں کا پیدا کرنے والا اللہ، انسان کو دوبارہ نہیں بنا سکتا؟

آیات ۳۴ تا ۴۱

روزِ قیامت کیا ہوگا؟

روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو بہت بڑی تباہی آجائے گی۔ پھر تمام انسان زندہ ہوکر میدان حشر کی طرف دوڑیں گے۔ اُس روز ہر انسان یاد کرے گا کہ اُس نے دنیا کی زندگی میں کیا عمل کیا ہے؟ جس بدنصیب نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اُس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اِس کے برعکس جو دنیا میں رب کے سامنے جوابدہی کے احساس سے ڈرتا رہا اور خود کو بھی نفس کی خواہشات سے بچانے کی کوشش کی، اُس سعادت مند کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ اللہ ہم سب کو آخرت کو ترجیح دینے اور اِس کے لیے من چاہی نہیں بلکہ رب چاہی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۲ تا ۴۶

قیامت کب آئے گی؟

کفار نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ اُنہیں جواب دیا گیا کہ قیامت آنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اِس سے کوئی غرض نہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ وہ تو اتنا بتا رہے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی۔ جب قیامت آئے گی تو کفار محسوس کریں گے کہ وہ دنیا میں انتہائی مختصر وقت رہے یعنی صرف ایک شام یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ اللہ ہمیں غیر ضروری سوالات کرنے سے محفوظ فرمائے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ عبس

اللہ کے احسانات اور انسانوں کی ناشکری کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ کے احسانات کا بیان اور انسانوں کی ناشکری کا ذکر بڑے جلالی اسلوب میں کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۰ — دعوت کے کام میں اعتدال کی تلقین
- آیات ۱۱ تا ۱۶ — عظمتِ قرآنِ حکیم
- آیات ۱۷ تا ۳۲ — اللہ کے احسانات اور انسان کی ناشکری
- آیات ۳۳ تا ۴۲ — احوالِ آخرت

آیات ۱ تا ۱۰

دعوتی کام میں اعتدال کی تلقین

اسلام کی دعوت کا اصول یہ ہے کہ اِس کا اوّلین خطاب معاشرہ کے با اثر افراد سے ہوتا ہے۔ اگر وہ اصلاح قبول کرلیں تو نظام کی تبدیلی آسان ہوجاتی ہے۔ عوام اُن کی پیروی میں اصلاح قبول کرلیتے ہیں۔ اگر با اثر افراد دعوت قبول نہ کریں تو وہ عوام کو بھی حق قبول کرنے سے روکتے ہیں اور حق قبول کرنے والوں کو تکالیف پہنچاتے ہیں۔ گویا عوام کی بہتری بھی اِسی میں ہے کہ اُن کے معاشرے کے سردار حق کو قبول کرلیں۔ اِسی اصول کے پیشِ نظر ایک بار نبی کریم ﷺ سردارانِ قریش کو دعوت دے رہے تھے۔ اِسی دوران ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ آ گئے۔ وہ نابینا تھے اور نہیں دیکھ سکتے تھے کہ آپ ﷺ کن لوگوں سے محوِ گفتگو ہیں۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ آپ ﷺ کو اندیشہ محسوس ہوا کہ اب سردار میری دعوت کی طرف توجہ نہیں دیں گے کیونکہ وہ اپنی محفل میں کسی مفلس صحابی کی آمد کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس اندیشہ کی وجہ سے آپ کو حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کی آمد ناگوار محسوس ہوئی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ یہ ناگواری درست نہیں۔ ایک اللہ کا بندہ اپنے تزکیہ و تربیت کے لیے چل کر آیا ہے اور آپ ﷺ اُس سے رخ پھیر رہے ہیں۔ اگر آپ ﷺ اُس پر توجہ دیں گے تو وہ آپ ﷺ کی توجہ کی قدر کرے گا۔ اِس کے برعکس جو بدنصیب آپ ﷺ کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں، آپ ﷺ اُن کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔ اگر یہ سردار ایمان نہ لائے تو آپ ﷺ پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ آپ ﷺ کیوں اُن کو دعوت دینے میں ایسی ترجیح دے رہے ہیں کہ جس سے اپنے ایک مخلص ساتھی کی تربیت و تزکیہ کی خواہش پوری نہیں ہو رہی۔ گویا معاشرے کے با اثر طبقات کو دعوت میں اوّلین اہمیت دینا مفید ہے لیکن اعتدال کا تقاضا ہے کہ اِس سے اپنے ساتھیوں کی تربیت کا معاملہ ہرگز متأثر نہ ہو۔

آیات ۱۱ تا ۱۶

عظمتِ قرآنِ حکیم

دعوت کے اعتبار سے معاشرے کے بااثر طبقات کو اولیت دینا اہم ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ اُن کی خواہشات کے احترام میں دعوت کا وقار مجروح ہو جائے۔ اسلام کی دعوت کا مرکز ومحور قرآن حکیم ہے جس کی عظمت و وقار کو ہمیشہ ترجیح دینا ہے۔ یہ کتاب حقائق کی یاددہانی کرارہی ہے۔ اب جو چاہے اِس یاددہانی سے فائدہ اٹھا کر سعادت کی منزل حاصل کرے اور جو چاہے اِس یاددہانی سے رُخ پھیر کر ذلت ورسوائی کی راہ اختیار کرے۔ یہ کتاب اصلاً لوحِ محفوظ میں انتہائی بلند اور عزت والے صحائف میں لکھی ہوئی ہے۔ اِسے لکھنے والے بڑے ہی عزت وشرف رکھنے والے اور اللہ کے محبوب و مقرب فرشتے ہیں۔ اللہ ہم سب کے قلوب کو قرانِ حکیم کی عظمت وجلال سے معمور فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۷ تا ۲۳

انسان کتنا ناشکرا ہے؟

انسان کو سوچنا چاہیے کہ اللہ نے اُسے کس شے سے بنایا ہے؟ نطفہ سے۔ اللہ نے نہ صرف اُسے بنایا بلکہ اُس کی تقدیر بھی طے کر دی۔ مزید یہ کہ اِس تقدیر کے مطابق اُس کے لیے ضروریاتِ زندگی کا حصول اور خطرات سے تحفظ آسان کر دیا۔ اب اللہ تقدیر میں طے شدہ وقت پر اُسے موت سے دوچار کرے گا اور قبر میں پہنچا دے گا۔ پھر اللہ جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ افسوس ہے کہ انسان سراپا اللہ کے رحم وکرم پر ہونے کے باوجود اُس کا ناشکرا ہے۔ اللہ نے اُسے جو احکامات دیے ہیں اُن پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ اللہ ہمیں احسان فراموشی کی اِس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۴ تا ۳۲

غذاؤں کی فراہمی اللہ کی قدرت کا شاہکار

انسان کو غور کرنا چاہیے کہ جو غذا وہ کھاتا ہے، کیسے فراہم ہوتی ہے؟ اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے۔ وہی زمین کو پھاڑتا ہے اور وہ پانی جذب کر لیتی ہے۔ اِس پانی سے اللہ انسانوں کے لیے اناج، انگور، سبزیاں، زیتون، کھجوریں، پھلوں کے گھنے باغات، میوے اور جانوروں کے لیے گھاس اُگاتا ہے۔ یہ اللہ کا انسانوں اور جانوروں پر کتنا بڑا احسان ہے۔ اللہ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۳ تا ۳۷

آخرت میں کوئی کسی کو نہ پوچھے گا

روزِ قیامت جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسی شدت والی آواز پیدا ہوگی جو کانوں کے پردے پھاڑنے والی ہوگی۔ اُس روز مجرم انسان اپنے بھائی، والدہ، والد، بیوی اور بیٹے سے دور بھاگے گا۔ اُسے صرف اپنے آپ کو بچانے کی فکر لاحق ہوگی۔ کیسے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنے رشتہ داروں کو سہولیات پہنچانے یا خوش کرنے کے لیے اللہ کے احکامات توڑتے رہتے ہیں۔ دوسروں کی دنیا بن رہی ہوتی ہے اور اللہ کے احکامات کو توڑنے والوں کی آخرت برباد ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں ہر حال میں اپنے احکامات کا پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۲

روزِ قیامت نتیجہ چہرے سے ظاہر ہوگا

روزِ قیامت نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے۔ وہ خوشی سے ہنس رہے ہوں گے اور لازوال نعمتوں کی بشارتیں پا رہے ہوں گے۔ اِس کے برعکس کافروں اور اللہ کے نافرمانوں کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔ اُن پر ذلت اور روسیاہی چھا رہی ہوگی۔ اللہ ہمیں ایسی رسوائی اور ذلت سے محفوظ رکھے۔ آمین!

سورۂ تکویر

انکارِ رسالت کے ذریعے عمل سے گریز کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ کفار اللہ کے احکامات پر عمل سے گریز کرنے کے لیے آپ ﷺ کی رسالت ہی کا انکار کر رہے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۴ — احوالِ قیامت
- آیات ۱۵ تا ۲۹ — رسول اکرم ﷺ کی سچائی کا بیان

آیات ۱ تا ۶

قیامت کی نشانیاں

جب قیامت قائم ہوگی تو:

i- سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔

ii- ستارے ماند پڑ جائیں گے۔

iii- پہاڑ چلائے جائیں گے۔

iv- دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی دولت سے اُس کا مالک غافل ہو جائے گا اور وہ آزاد پھر رہی ہوگی۔

v- خوف کے مارے جنگل کے جانور ایک ہی جگہ جمع ہو جائیں گے۔

vi- سمندر کھولتے ہوئے پانی کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (الترمذی)

''جو کوئی بھی چاہتا ہو کہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اُسے چاہیے کہ وہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق پڑھ لے''۔

آیات ۷ تا ۱۴

روزِ قیامت کیا ہوگا؟

روزِ قیامت تمام انسانوں کو ان کے اعمال کی مناسبت سے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اللہ زندہ دفن کی گئی بچی سے دریافت فرمائے گا کہ تجھے کس جرم کی سزا دی گئی تھی؟ تمام انسانوں کے نامۂ اعمال کھول کر اُن کے ہاتھوں میں دے دیے جائیں گے۔ آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی جس سے مجرموں کے لیے وحشتناک منظر وجود میں آئے گا۔ پھر اُن کے لیے جہنم کی آگ کو خوب دہکایا جائے گا۔ دوسری طرف متقین کے لیے جنت کو آراستہ کر کے قریب لے آیا جائے گا۔ اُس روز ہر انسان اچھی طرح سے دیکھ لے گا کہ وہ کیا اعمال اللہ کے سامنے پیش کرنے کے لیے لایا ہے۔ اللہ اُس روز کی رسوائی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۲۱

قرآنِ حکیم حضرت جبرائیلؑ لے کر آئے ہیں

اِن آیات میں اُن ستاروں کی قسم کھائی گئی ہے جو پوشیدہ ہوتے ہیں، پھر ظاہر ہو کر حرکت کرتے ہیں اور پھر دوبارہ غائب ہو جاتے ہیں۔ اِس کے بعد اُس وقت کی قسم کھائی گئی جب رات بیت رہی ہو۔ پھر صبح کی قسم کھائی گی جب کہ اُس کا آغاز ہو رہا ہو۔ جس طرح یہ حقائق یقینی ہیں اور روز مشاہدہ میں آتے ہیں، اِسی طرح سے یہ بات بھی حق ہے کہ قرآنِ کریم اللہ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیلؑ نے نبی اکرم ﷺ کے قلبِ مبارک پر نازل کیا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ انتہائی قوت والے فرشتے ہیں اور اللہ کے ہاں اُنہیں بہت قربت والا مقام اور بلند مرتبہ حاصل ہے۔ وہ کئی فرشتوں کے سردار ہیں اور اللہ کے نزدیک انتہائی معتبر حیثیت کے حامل ہیں۔

آیات ۲۲ تا ۲۴

رسولِ بشر ﷺ کی رسولِ ملکؑ سے ملاقات

حضرت جبرائیلؑ رسولِ ملک ہیں اور نبی اکرم ﷺ رسولِ بشر۔ یہ دونوں حدیث اللہ یعنی قرآنِ حکیم کے راوی ہیں جن کے ذریعہ قرآن اللہ سے بندوں تک پہنچا ہے۔ یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہرگز مجنون نہیں ہیں بلکہ اللہ کے محبوب رسول ﷺ ہیں۔ اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے رسولِ ملکؑ کو اصل ملکوتی صورت میں واضح افق پر دیکھا ہے۔ اُنہیں کوئی نام و نمود کا شوق نہیں تھا کہ غیب کے حقائق جاننے کی کوشش کریں اور پھر لوگوں کو بتا کر شہرت حاصل کریں۔ اُن کی نبوت کے دعویٰ سے قبل کی چالیس سالہ زندگی ان کے خلوص و اخلاص کی گواہ ہے۔ اُنہیں مجنون کہہ کر اُن کی رسالت کا انکار کرنے والے دراصل اللہ کے احکامات پر عمل سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی اِس روش کا جواز فراہم کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا نہیں، معاذ اللہ کسی شیطان جن کا القا کیا ہوا کلام ہے۔

آیات ۲۵ تا ۲۹

قرآن کیا ہے؟ کیا نہیں ہے؟

قرآن ہرگز کسی شیطان کا القا کیا ہوا کلام نہیں ہے۔ یہ تو ایک یاددہانی اور نصیحت ہے۔ شیاطین کے سکھائے ہوئے منتر بے مقصد اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ قرآن وضاحت کے ساتھ ایک ہی حقیقت بار بار یاد دلا رہا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے اللہ

کی عدالت میں پیش ہو گے۔ تم میں سے حقیقت میں دور اندیش وہ ہے جو اِس یاد دہانی سے نصیحت حاصل کرے اور سیدھے راستہ کو اختیار کرے۔ سیدھا راستہ اللہ ہی عطا کرتا ہے لہٰذا خلوصِ دل سے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتے رہنا چاہیے کہ:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

''(اے اللہ!) تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما''۔ آمین!

سورۂ انفطار

انکارِ جزاوسزا کے ذریعہ عمل سے گریز کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں عمل سے گریز کرنے والوں کا جزاوسزا سے انکار کرنے کا انتہائی پُرفریب تصور بے نقاب کیا گیا ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۵	قیامت کی نشانیاں
- آیات ۶ تا ۱۲	انکارِ جزاوسزا
- آیات ۱۳ تا ۱۹	جزاوسزا ہو کر رہے گی

آیات ۱ تا ۵

قیامت کی نشانیاں

روزِ قیامت آسمان پھٹ جائے گا۔ ستاروں کی باہمی کشش ختم ہو جائے گی اور وہ بکھر جائیں گے۔ سمندروں کا ابلنا اِس شدت تک پہنچ جائے گا کہ وہ اپنی حدود سے نکل کر بہنا شروع کر دیں گے۔ قبروں کو کرید کرید کر اُن میں مدفون انسانوں کو نکالا جائے گا۔ اُس روز ہر انسان جان لے گا کہ اُس نے دنیا میں کس شے کو ترجیح دی اور کس شے کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔

آیات ۶ تا ۱۲

انکارِ جزاوسزا کا پُرفریب تصور

ایک خوش کن تصور ہر دور میں بیان کیا جاتا رہا ہے کہ اللہ ربِ کریم ہے۔ وہ انسان سے اُس کی ماں سے بھی زیادہ بڑھ کر محبت کرتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ انسان کو آگ میں ڈال دے۔ قرآنِ حکیم میں

جہنم کا ذکر صرف اِس لیے ہے کہ انسان سرکشی میں حد سے نہ بڑھ جائے، البتہ اللہ کسی کو بھی جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ بقولِ شاعر۔

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
پر تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ یہ تصور پُرفریب ہے۔ بظاہر اِس تصور میں اللہ کی تعریف ہے لیکن درحقیقت شریعت کی اہمیت اور جزاوسزا کا انکار ہے۔ کوئی اللہ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرے یا نہ کرے اللہ سب کو ہی جنت میں داخل فرمادے گا۔ نہ شریعت پر عمل کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی روزِ قیامت ظالموں کو اُن کے ظلم کی سزا ملے گی۔ غور کرو! اگر یہ تصور درست ہو تو اللہ کو ہر انسان کے ساتھ کراماً کاتبین یعنی اعمال درج کرنے والے دو فرشتے کیوں مامور کرنا پڑیں۔ نیکیوں اور برائیوں کا اندراج تو پھر بے مقصد ہو جاتا۔ درحقیقت یہ تصور گمراہ کن ہے۔ نیکی کا اچھا بدلہ اور بدی کا برا بدلہ مل کر رہے گا۔

آیات ۱۳ تا ۱۹

جزاوسزا ہو کر رہے گی

کراماً کاتبین ہر انسان کے اعمال کا جو اندارج کر رہے ہیں اُس کا نتیجہ روزِ قیامت ظاہر ہوگا۔ قیامت کا دن دراصل بدلہ کا دن ہے۔ اُس روز نیک لوگوں کو نعمتیں دی جائیں گی اور برے لوگوں کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ وہ جہنم سے بچ کر کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔ اُس روز کل اختیار اللہ ہی کا ہوگا اور کوئی انسان کسی دوسرے انسان کی مدد نہ کر سکے گا۔ اللہ ہم سب کو گمراہ کن تصورات اور اِن تصورات کے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

سورۂ تطفیف

جزاوسزا کی وضاحت

اِس سورۂ مبارکہ میں روزِ قیامت ملنے والی جزاوسزا کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۶ — ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وعید

- آیات ۷ تا ۱۷ سرکشوں کے لیے بری سزا
- آیات ۱۸ تا ۲۸ نیکوکاروں کی بہترین جزا
- آیات ۲۹ تا ۳۶ مجرموں کا طرزِ عمل اور سزا

آیات ۱ تا ۶

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وعید

اِن آیات میں ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں کو ہلاکت و بربادی کی وعید سنائی گئی۔ وہ لوگوں سے لیتے ہوئے تو ہر شے پوری پوری لیتے ہیں لیکن لوگوں کو دیتے ہوئے کمی کرتے ہیں۔ اُن کا یہ طرزِ عمل گواہی دے رہا ہے کہ اُنہیں مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور اللہ کے سامنے جوابدہی کا یقین نہیں ہے۔ اگر یقین ہوتا تو انتہائی حقیر سے عارضی فائدہ کے عوض جہنم جیسی ہولناک آفت سے دوچار کرنے والے جرم کا ارتکاب نہ کرتے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ جو چیز ہمیں اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کریں۔ آمین!

آیات ۷ تا ۱۷

سرکشوں کی بری سزا

سرکشوں کے نامۂ اعمال اُن کی موت کے بعد سجین نامی قید خانے میں رکھ دیے جاتے ہیں۔ روزِ قیامت یہ بدنصیب ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوں گے۔ یہ لوگ دنیا میں جزا و سزا کی حقیقت کو جھٹلاتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ حد سے گزرنے والے گناہ گار تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ اُنہیں ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔ جب بھی اُنہیں اللہ کی آیات سنائی جاتیں تو وہ اُنہیں پچھلے زمانے کے قصہ کہانیاں کہہ کر جھٹلاتے تھے۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ تھی کہ اُن کے دلوں پر اُن کے سیاہ کرتوتوں کا زنگ چڑھا ہوا تھا اور ایسے دل حق کی معرفت اور قبولیت سے محروم تھے۔ روزِ قیامت یہ بدنصیب اپنے رب سے دور پردوں میں ہوں گے اور پھر جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ سزا جسے تم جھٹلاتے تھے۔

آیات ۱۸ تا ۲۸

نیکوں کاروں کی بہترین جزا

نیکوکاروں کے نامۂ اعمال اُن کی موت کے بعد اللہ کے مقرب فرشتوں کی تحویل میں مقامِ علیین پر

ہوتے ہیں۔ روزِ قیامت یہ نیکوکار جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ آرام دہ تختوں پر بیٹھ کر خوبصورت مناظر دیکھ رہے ہوں گے۔ اُن کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی نمایاں ہوگی۔ ایک ایسی مہر بند شراب کے جام پی رہے ہوں گے جس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ اِس شراب کا ایک چشمہ جاری ہوگا اور یہ صرف مقربین کو ہی پیش کی جائے گی۔ اللہ ہمیں بھی اپنے مقربین میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۹ تا ۳۶

مجرمین کا طرزِ عمل اور سزا

دنیا میں مجرمین اہلِ ایمان کو بیوقوف سمجھتے ہیں اور اُن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اُن کے قریب سے گزرتے ہوئے، آنکھوں کے اشاروں سے اُن کی توہین کرتے ہیں۔ اپنے گھروں میں بھی بڑی حقارت سے اُن کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جب بھی اُنہیں دیکھتے ہیں، اُنہیں گمراہ قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اُن کے نگراں نہیں کہ اُن کے ہدایت یا گمراہی پر ہونے کے فیصلے صادر کریں۔ روزِ قیامت اہلِ ایمان جنت میں تختوں پر بیٹھ کر خوبصورت مناظر دیکھ رہے ہوں گے۔ اُس روز وہ مجرمین پر ہنس رہے ہوں گے۔ دیکھ لیں گے کہ مجرمین کو ان کے جرائم کی قرار واقعی سزا مل گئی ہے۔

سورۂ انشقاق

اللہ کے سامنے حاضری کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ انسان دنیا میں بھی مشکلات کا شکار ہے لیکن اُسے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حاضر ہو کر جوابدہی بھی کرنی ہے اور وہی مرحلہ اُس کی مشکلات کا نقطۂ عروج ہوگا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — قیامت کی نشانیاں
- آیات ۶ تا ۱۹ — اللہ کے سامنے حاضری
- آیات ۲۰ تا ۲۵ — انکار آخرت پر اظہارِ تعجب

آیات ۱ تا ۵

قیامت کی نشانیاں

روزِ قیامت اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ پھٹ جائے۔ آسمان اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا اور پھٹ جائے گا۔ اِسی طرح اللہ زمین کو حکم دے گا تو وہ پچک کر بالکل سیدھی ہو جائے گی اور اپنے اندر مدفون تمام انسانوں اور دفینوں کو نکال کر بالکل خالی ہو جائے گی۔ آسمان اور زمین اِسی لائق ہیں کہ وہ اللہ کا حکم مانیں۔ درحقیقت ہر مخلوق کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کی اطاعت کرے۔ اللہ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیت ٦

انسان کی مشکلات کا عروج ...... اللہ کے سامنے حاضری

دنیا میں ہر انسان مشقت میں ہے۔ اُسے اپنے حیوانی تقاضوں یعنی روٹی، کپڑا، مکان اور اولاد کے لیے مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ پھر بحیثیت انسان احساسات، صدمات اور ناکام منصوبوں کے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ مزید یہ کہ اپنے وطن، قوم اور نظریہ کی سربلندی کے لیے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ باعمل مسلمان ہے تو شریعت کی پابندیوں کو اختیار کرنے اور دین کی تبلیغ وغلبہ کے لیے مال وجان سے جہاد کرنا پڑتا ہے، بقول شاعر ؎

بشر پہلو میں دل رکھتا ہے جب تک
اُسے دنیا کا غم کھانا پڑے گا

البتہ دنیا کی مشکلات جھیلتے جھیلتے وہ اللہ کی طرف جا رہا ہے۔ اُسے اللہ کے سامنے اپنے ایک ایک عمل کی جوابدہی کرنی ہے:

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْمُوْبِقُهَا (مسلم)

''ہر انسان صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو مشقت میں لگا کر بیچتا ہے پھر اُسے جہنم کی آگ سے بچا لاتا ہے یا جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے''۔

پھر یہ کہ اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اُسے پانچ سوالات کے جوابات دینے ہوں گے:

لَا تَزُوْلُ قَدَ مَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَا مَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (ترمذی)

''روزِ قیامت ابنِ آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگا دی، جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپا دی، مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا''۔

اللہ ہمیں دنیا کی مشکلات کے دوران اپنی مسلسل یاد اور اپنے احکامات کا ہر حال میں پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷ تا ۹

خوش نصیب انسان

ایک خوش نصیب انسان کو اُس کا نامہ ٔ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہ اُس کی کامیابی کی علامت ہوگی۔ اب اُس کا اللہ کے سامنے حاضری کے وقت آسان حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صرف نیکیوں کو دیکھے گا اور برائیوں سے صرفِ نظر کرے گا جیسا کہ سورہ احقاف آیت ۱۶ میں مذکور ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿﴾

''یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم قبول کریں گے اُن کی طرف سے اُن کا بہترین عمل جو انہوں نے کیا اور ہم صرفِ نظر کر جائیں گے اُن کی خطاؤں سے، وہ جنت والوں میں ہوں گے، یہ سچا وعدہ ہے جو اُن سے کیا جا رہا ہے''۔

اب یہ خوش نصیب خوشی خوشی اپنے گھر والوں کے پاس آئے گا اور ملنے والی سعادت سے اُنہیں آگاہ کرے گا۔ آیئے ہم بھی اللہ سے دعا کریں کہ:

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَاباً یَّسِیْراً

''اے اللہ! ہمارا حساب کرنا، آسان حساب''۔ آمین

آیات ۱۰ تا ۱۵

بدنصیب انسان

گناہ گار انسان کو معلوم ہوگا کہ میرے سیاہ اعمال کی وجہ سے مجھے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے چھپانے کی کوشش کرے گا، لیکن اُسے زبردستی نامۂ اعمال دے دیا جائے گا۔ نامۂ اعمال دیکھتے ہی چیخ وپکار کرے گا اور مر جانے کی تمنا کرے گا۔ اب موت کا معاملہ ختم ہو چکا ہوگا اور اُسے دہکتی ہوئی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اُس کا جرم یہ تھا کہ وہ اپنے گھر والوں میں بے فکری کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ فرائض سے غافل اور حرام میں ملوث ہو کر عیاشی کر رہا تھا۔ حرام کمائی سے شاندار گھر، عمدہ سہولیات اور لذیز کھانوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اُسے گمان تک نہ تھا کہ اِن عیاشیوں کو ختم ہونا ہے اور آخرت میں محاسبہ کے لیے پیش ہونا ہے۔ اُس کا رب اُس کی تمام غفلتوں اور جرائم سے واقف تھا۔ اللہ ہمیں ہر وقت خوفِ آخرت اپنے اوپر طاری رکھنے اور آخرت کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۶ تا ۱۹

انسان رفتہ رفتہ جا رہا ہے اللہ کے سامنے حاضری کی طرف

دنیا میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ واقعات درجہ بدرجہ ظہور پذیر ہوتے جاتے ہیں۔ دن بالکل روشن ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ شفق کی سرخی آنا شروع ہوتی ہے۔ پھر تاریکی چھا جانے کا آغاز ہوتا ہے اور رفتہ فتہ بالکل سیاہ رات زمین کو ڈھانپ لیتی ہے۔ چاند جب طلوع ہوتا ہے تو انتہائی باریک نظر آتا ہے۔ وہ درجہ بدرجہ بڑا ہوتا ہے اور چودھویں شب کو مکمل ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح انسان ہر روز اپنی موت اور پھر آخرت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آخر کار وہ آخرت کا دن آ ہی جائے گا اور انسان کو رب کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

انکارِ آخرت پر تعجب

اِن آیات میں اظہارِ تعجب کیا گیا کہ قرآنِ حکیم کی اتنی واضح خبریں آنے کے باوجود کافر آخرت کا انکار کر رہے ہیں۔ تعلیماتِ قرآنی کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہیں ہیں۔ اِس کے برعکس وہ بڑی ڈھٹائی سے تعلیماتِ قرآنی کو جھٹلا رہے ہیں۔ آخرت کا انکار کر کے دنیا داری میں ملوث ہیں۔ البتہ

دنیا داری کر کے کیا جمع کر رہے ہیں، وہ سب اللہ کے علم میں ہے۔ اِن بدنصیبوں کو بشارت ہو دردناک عذاب کی۔ البتہ جو خوش نصیب تعلیماتِ قرآنی پر ایمان لا کر اُن کے مطابق عمل کر رہے ہیں، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ اللہ ہم سب کو یہی طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ بروج

اہلِ حق کی تحسین اور اہلِ باطل کی مذمت

اِس سورۂ مبارکہ میں اہلِ حق کی مدح وتحسین کی گئی ہے اور اُن اہلِ باطل کی شدید مذمت کی گئی ہے جنہوں نے اہلِ حق پر ظلم وستم کا بازار گرم کیا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۱ ظالموں کی مذمت، مظلوموں کی تحسین
- آیات ۱۲ تا ۲۰ اللہ کی قدرت وجلال کا بیان

آیات ۱ تا ۹

برباد مظلوم نہیں ظالم ہوتے ہیں

اِن آیات میں ستاروں بھرے آسمان، روزِ قیامت اور اُس روز قائم ہونے والی گواہیوں کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ بظاہر ظالم مظلوموں کو اذیت دیتے ہیں لیکن آخرت کا انجام ثابت کر دے گا کہ برباد مظلوم نہیں ظالم ہوتے ہیں۔ یہاں ظالمین سے مراد وہ یہودی ہیں جنہوں نے ۵۲۳ء میں (یعنی ولادت نبوی ﷺ سے ۴۸ سال قبل) یمن کے علاقے میں عیسائی اہلِ ایمان کو جلا کر شہید کر دیا تھا۔ اُس وقت عیسائی ہی مومن تھے کیونکہ مومن وہ ہوتا ہے جو تمام انبیاءؑ پر ایمان رکھے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یہ سعادت صرف عیسائیوں کو حاصل تھی۔ اہلِ ایمان کو جلانے کے لیے یہودیوں نے خندقیں کھود کر اُن میں خوب ایندھن بھرا اور پھر اُس ایندھن کو جلا کر اُس میں اہلِ ایمان کو پھینک دیا تھا۔ اِسی لیے ان یہودی ظالموں کو اصحاب الاخدود یعنی خندق والے کہا گیا۔ اُن کی جانب سے اہلِ ایمان کو اِس بات کی سزا دی گئی کہ وہ اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اللہ مظلوموں کی بے بسی اور ظالموں کی سنگدلی دیکھ رہا تھا۔ عنقریب مظلوموں کو بہترین انعامات اور ظالموں کو بدترین عذاب دے دیا جائے گا۔

آیات ۱۰ تا ۱۱

ظالموں کے لیے وعید اور مومنوں کے لیے نوید

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جن بدبختوں نے مومن مردوں اور مومن خواتین کو اذیت دی اور پھر توبہ نہ کی، اُن کے لیے جہنم میں بھون دینے والا عذاب ہوگا۔ اِس کے برعکس ایسے اہلِ ایمان جو اچھے اعمال کر رہے ہیں جنت کے اونچے باغات میں ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ بلاشبہ ایسی جنت کا حصول ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ ہم سب کو اِس بڑی کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۲ تا ۱۶

اللہ کی دو شانیں

اللہ کی ایک شان تو یہ ہے کہ اُس کی پکڑ بہت شدید ہے۔ اُسی نے پہلی بار بنایا ہے اور وہ دوبارہ زندہ کر کے ظالموں کو ظلم کا مزا چکھائے گا۔ اُس کی دوسری شان یہ ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ اگر کوئی توبہ کر کے اُس کی طرف پلٹ آئے تو وہ درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ عظیم تختِ حکومت کا مالک ہے۔ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ اللہ ہمیں اپنی شانِ رحمت و بخشش کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۷ تا ۲۰

سرکش قوموں کے انجام سے عبرت پکڑو

اللہ نے ماضی میں کئی سرکش قوموں کو ہلاک کیا۔ فرعون اور قومِ ثمود کو عبرت ناک سزا دی۔ افسوس ہے کہ کافر اُن کے انجام سے کوئی سبق حاصل نہیں کر رہے حالانکہ اللہ نے اُنہیں ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ وہ بدنصیب قرآن جیسی عظیم کتاب کو جھٹلا رہے ہیں جو لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اِس عظیم کتاب کو جھٹلانے کا برا نتیجہ عنقریب اُن کے سامنے آ جائے گا۔

سورۂ طارق

آخرت کے حوالے سے شبہات کا جواب

اِس سورۂ مبارکہ میں اُن شبہات کا جواب دیا گیا ہے جو ایمان بالآخرت کے حوالے سے پیش کیے جاتے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۰ آخرت کے بارے میں شبہات کا جواب
- آیات ۱۱ تا ۱۷ قرآن فیصلہ کن کلام ہے

آیات ۱ تا ۱۰

ایمان بالآخرت کے حوالے سے چار شبہات کا جواب

اِن آیات میں ایمان بالآخرت کے حوالے سے چار شبہات کا جواب دیا گیا:

i- کیسے ممکن ہے کہ ہر انسان کی نگرانی کی جا رہی ہو اور اُس کا ہر عمل لکھا جا رہا ہو۔ جواب دیا گیا کہ جس طرح آسمان اور اُس پر موجود چمکتے ہوئے ستارے ہر وقت زمین پر نگران کی طرح نظر رکھتے ہیں، اِسی طرح ہر انسان پر بھی نگران فرشتے موجود ہیں جو اُس کے ہر عمل کو لکھ رہے ہیں۔

ii- کیا انسان کو دوبارہ پیدا کرنا ممکن ہے؟ جواب دیا گیا کہ اللہ نے پہلی بار انسان کو اچھلتے ہوئے ناپاک پانی سے پیدا کیا۔ وہ پانی جو ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کے درمیان پیدا ہو کر فوطوں (Testicles) میں آ جاتا ہے۔ پہلی بار اِس طرح سے پیدا کرنے والا خالق انسان کو دوبارہ بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔

iii- کیا اللہ انسان کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی واقف ہے؟ جواب دیا گیا کہ چھوٹی بات کیا اللہ تو انسان کی نیت، ارادے اور سینوں میں پوشیدہ رازوں سے بھی واقف ہے۔ روزِ قیامت اُس کے اعمال کا جائزہ اُس کی نیت، ارادے اور پوشیدہ مقاصد کی بنا پر ہی لیا جائے گا۔

iv- آخرت میں اللہ کے محبوب بندوں کی سفارش انسان کو عذاب سے بچا لے گی۔ جواب دیا گیا کہ اُس روز اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی قوت اور کوئی مددگار انسان کو اللہ کی پکڑ سے نہ بچا سکے گا۔

آیات ۱۱ تا ۱۷

قرآن ایک فیصلہ کن کتاب ہے

یہ آیات اُس آسمان کو گواہ بنا کر جو بار بار بارش لاتا ہے اور اُس زمین کی قسم کھا کر جو بارش کے پانی کو جذب کر کے دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے، آگاہ کر رہی ہیں کہ قرآن ایک فیصلہ کن کتاب ہے اور یہ ہرگز کوئی بے مقصد کلام نہیں۔ جو قرآن کی قدر کرے گا سرخرو ہوگا اور جو قرآن کی ناقدری کرے گا ناکام و نامراد ہوگا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَرۡفَعُ بِھٰذَا الۡکِتَابِ اَقۡوَامًاوَّ یَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیۡنَ (مسلم)

''بے شک اللہ اِس کتاب (قرآن) کے ذریعہ قوموں کو عروج دے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے پست کردے گا''۔

قرآن کو جھٹلانے والے بڑی بڑی سازشیں کررہے ہیں لیکن اللہ بھی اپنی تدبیر کررہا ہے۔کافروں کے لیے محض چند دن کی مہلت ہے۔یہ دنیا اُن کے لیے چار دن کی چاندنی ہے۔اِس کے بعد ابدی اندھیری رات اُن کا مقدر بننے والی ہے۔

سورۂ اعلیٰ

ذکر،صبر اور تذکیر کی تلقین

اِس سورۂ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ہے اور اُنہیں مخالفانہ اور حوصلہ شکن فضا میں ذکر،صبر اور تذکیر کی تلقین کی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۸ ذکر اور صبر کی تلقین
- آیات ۹ تا ۱۹ تذکیر کا حکم

آیات ۱ تا ۸

ذکر اور صبر کی تلقین

نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ اُس رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں جو بہت ہی بلند و بالا ہے۔اُس نے ہر کام میں ایک تدریج رکھی ہے۔انسان اور حیوانات کو مختلف مراحل سے گزار کر بنایا،سنوارا اور پھر ہر نوع اور ہر جنس کی تقدیر طے کردی۔اُسی نے سبزہ پیدا کیا،پھر اُسے رفتہ رفتہ گہرا سبز اور پھر بالکل ہی سیاہ کوڑا کردیا۔نبی اکرم ﷺ کو نصیحت کی گئی کہ آپ ﷺ صبر کریں اور جلدی نہ کریں۔عنقریب اللہ آپ ﷺ کو بھی پورا قرآن پڑھوا دے گا اور آپ ﷺ اُسے نہیں بھولیں گے سوائے اُس کے جو اللہ خود ہی منسوخ کردے۔اللہ ہر ظاہر و پوشیدہ شے سے واقف و باخبر ہے۔آپ ﷺ پر جو مشکلات گزر رہی ہے وہ اُنہیں بھی جانتا ہے۔عنقریب وہ آپ ﷺ کی مشکلات کو بھی آسان کردے گا اور آپ ﷺ کے لیے کامیابیوں کے راستے کھول دے گا۔

آیات ۹ تا ۱۳

تذکیر کا حکم

نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو یاددہانی کراتے رہیں کیونکہ یاددہانی ضرور فائدہ دیتی ہے۔ جس شخص کے دل میں بھی خوفِ خدا ہو وہ یاددہانی سے اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ البتہ بڑا ہی بدبخت ہے وہ بدنصیب جو یاددہانی سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ایسے لوگ ایک بڑی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ اِس آگ میں ایسی بری حالت میں ہوں گے کہ نہ مر سکیں گے نہ ہی زندوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ ہمیں اِس بدبختی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۴ تا ۱۹

ابدی کامیابی کسے ملے گی؟

آخرت میں ابدی کامیابی اُسے ملے گی جس نے اپنے نفس کو دنیا کی محبت سے پاک کیا اور اُسے اللہ کی محبت اور آخرت کی فکر سے معمور کر دیا۔ پھر اللہ کا ذکر کرتا رہا اور نمازیں ادا کرتا رہا۔ بغیر نفس کی پاکیزگی کے اللہ کے ذکر اور نماز کی ادائیگی کے روحانی اثرات حاصل نہیں ہوتے۔ بقول اقبال ؎

جو میں سر بسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

المیہ یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت آخرت کی فکر اور اللہ کی محبت کے بجائے دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں کو ترجیح دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی نعمتیں بہت ہی اعلیٰ اور دائمی ہیں۔ اللہ نے یہ حقیقت تمام سابقہ صحیفوں میں بھی بیان کی تھی۔ خاص طور پر حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں۔ اللہ ہمیں اِس حقیقت پر یقین کرنے اور اِس کے مطابق اللہ کی محبت اور آخرت کی فکر کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

سورۂ غاشیہ

توحید اور آخرت کی یاددہانی

اِس سورۂ مبارکہ میں توحید اور آخرت کی یاددہانی بڑے مؤثر اسلوب میں کرائی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۷ گناہ گاروں کا برا انجام

- آیات ۸ تا ۱۶ نیکو کاروں کا حسین انجام
- آیات ۱۷ تا ۲۶ اللہ کی قدرت وجلال کی یاد دہانی

آیات ۱ تا ۷

گناہ گاروں کا برا انجام

روزِ قیامت گناہ گاروں کے چہرے شرم اور ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے۔ دنیا کی عارضی لذتوں کے حصول کے لیے کی گئی محنت کی وجہ سے مشقت اور تکان کے آثار چہروں سے نمایاں ہوں گے۔ پھر یہ بدنصیب چہرے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ وہاں اُن کا مشروب کھولتا ہوا پانی اور غذا کانٹے دار جھاڑی ہوگی۔ ایسی غذا جو نہ بھوک مٹائے گی اور نہ فربہ کرے گی۔ اللہ اِس انجامِ بد سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۱۶

نیکو کاروں کا حسین انجام

نیکو کاروں کے چہرے نعمتوں کے آثار کی وجہ سے روشن اور دمکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ دنیا میں کی گئی اپنی محنتوں پر مطمئن اور خوش ہوں گے۔ بقول حافظ شیرازیؒ ۔

حاصل عمر نثارِ رہِ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

’’میں نے اپنی زندگی کا کل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ میں خوش ہوں اپنی بیتی ہوئی زندگی سے کہ میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا‘‘۔

اِن خوش نصیبوں کو انعام کے طور پر اونچا باغ رہائش کے لیے عطا کیا جائے گا۔ اُس باغ میں وہ کوئی بے مقصد بات نہ سنیں گے۔ وہاں خوش ذائقہ مشروب کا چشمہ رواں ہوگا۔ اونچے اونچے تخت بچھے ہوئے ہوں گے اور عمدہ کھانے چنے ہوئے ہوں گے۔ قالین بچھے ہوئے ہوں گے اور اُن پر ٹیک لگانے کے لیے جا بجا تکیے سجے ہوئے ہوں گے۔ اللہ ہمیں بھی یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۷ تا ۲۶

اللہ کی قدرت وجلال کی یاد دہانی

اِن آیات میں اللہ کی قدرت کے حسبِ ذیل مظاہر سے اللہ کی معرفت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔

i- اونٹ جسے اللہ نے صحرا کے سفر کے حوالے سے کتنا موزوں بنایا ہے۔

ii- آسمان جسے اللہ نے کس طرح بلند کر دیا ہے۔

iii- پہاڑ جسے اللہ نے زمین میں کیسے گاڑ دیا ہے۔

iv- زمین جسے اللہ نے کیسے بچھا دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مظاہرِ قدرت کے ذریعے اللہ کی معرفت کی یاددہانی کراتے رہیں۔اُن کی ذمہ داری صرف یاددہانی کرانا ہی ہے۔ جسے معرفت الٰہی حاصل ہوگئی وہ خوش نصیب ہے۔جس نے یاددہانی سے رُخ پھیر لیا اور اللہ کی عظیم قدرتوں کا انکار کیا تو اللہ اُسے بہت بڑے عذاب سے دوچار کرے گا۔اُنہیں بالآخر اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے اور پھر اللہ ہی نے اُن سے حساب لینا ہے۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنَا حِسَاباً یَّسِیْراً

''اے اللہ! ہمارا حساب کرنا، آسان حساب''۔آمین

سورۂ فجر

دنیا پرستوں کی شدید مذمت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ایسے کردار کی شدید مذمت کی گئی ہے جس کا مطلوب و مقصود صرف اور صرف دنیا ہی کی عارضی اور گھٹیا لذتیں، سہولیات اور آسائشیں ہیں۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۵ — روحانی فیوض و برکات عطا ہونے والے اوقات
- آیات ۶ تا ۲۶ — دنیا پرستوں کی شدید مذمت
- آیات ۲۷ تا ۳۰ — خدا پرستی کا عظیم بدلہ

آیات ۱ تا ۵

روحانی فیوض و برکات عطا ہونے والے اوقات

اِن آیات میں چار ایسے اوقات کا بیان ہے جن میں اللہ کی طرف سے روحانی فیوض و برکات عام ہوتے ہیں اور تھوڑی سی عبادت کا کثیر ثواب حاصل ہوتا ہے:

i- فجر کا وقت کہ جس میں قرآنِ کریم کی تلاوت کئی فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے:

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴿﴾ (بنی اسرائیل آیت ۷۸)

''اور (اے نبی ﷺ!) اہتمام کیجیے فجر کے قرآن کا۔ بیشک جو فجر کا قرآن ہے اِس پر حاضری ہوتی ہے''۔

ii- ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں کہ جن میں عبادات کا ثواب کئی گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

iii- رمضان کا آخری عشرہ جس کی طاق راتوں میں سے ایک رات شب قدر ہے۔

iv- رات کا آخری پہر جس کے بارے میں مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ اِس وقت سماءِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کی خاص تجلیات کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پکارتا ہے :

هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهٗ؟ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهٗ؟

''ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو عطا کیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُس کی دعا پوری کی جائے؟ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ اُس کو بخش دیا جائے؟''۔

اللہ ہمیں اِن اوقات میں اپنی ذاتِ مبارکہ سے لو لگانے اور زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۱۴

دنیا پرست قوموں کی تباہی

یہ آیات تین دنیا پرست قوموں کی تباہی کی داستان بیان کر رہی ہیں:

i- قومِ عاد کہ جس نے اونچے اونچے بے مثال ستونوں والا شہر، ارم تعمیر کیا۔

ii- قومِ ثمود کہ جس نے چٹانوں کو تراش کر کشادہ گھر بنائے۔

iii- فرعون کہ جس نے زمین پر میخوں کی طرح گڑے ہوئے احرامِ مصر تعمیر کیے۔

اِن تینوں قوموں نے سرکشی کی اور شہروں کو فتنہ وفساد سے بھر دیا۔ اللہ نے اُن پر شدید عذاب کا کوڑا برسایا اور اُنہیں برباد کر کے عبرت کا نشان بنا دیا۔

آیات ۱۵ تا ۱۶

آزمائش وامتحان کی دو صورتیں

اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش دو صورتوں سے کرتا ہے۔ کبھی نعمتوں کی فراوانی کر کے شکر کا امتحان لیتا ہے اور کبھی رزق کی تنگی کر کے یا نعمتیں چھین کر صبر کا امتحان لیتا ہے۔ دنیا پرست انسان نعمتوں کی فراوانی کو

اللہ کے راضی ہونے کی علامت اور باعثِ عزت سمجھتا ہے۔نعمتوں کے زوال کو اللہ کی ناراضگی کا نتیجہ اور اپنے لیے باعثِ ذلت سمجھتا ہے۔حقیقت میں نہ وہ عزت ہے اور نہ یہ ذلت۔ یہ دونوں صورتیں آزمائش کی ہیں۔اللہ ہمیں نعمتوں پر شکر اور اگر کوئی مشکل آہی جائے تو اُس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

آیات ۱۷ تا ۲۰

دنیا پرستوں کی روش

دنیا پرست مالداروں کی عزت کرتے ہیں لیکن یتیموں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔دوسرے وارثوں کو محروم کر کے واراثت کے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں۔مال و دولت سے خوب محبت کرتے ہیں اور اُنہیں جمع کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔اللہ اِس گھٹیا روش سے ہماری حفاظت فرمائے۔آمین!

آیات ۲۱ تا ۲۶

دنیا اور دنیا پرستی کا انجام

عنقریب اللہ تعالیٰ زمین کو کوٹ کوٹ کر برابر کردے گا۔زمین کے ساتھ ہی اِس پر موجود تمام مال و اسباب، جائدادیں اور آرام دہ گھر سب ہی برابر ہو جائیں گے۔پھر زمین پر کی گئی دنیا پرستی کا بدلہ چکانے کے لیے اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرمائیں گے۔اللہ کے احکامات کے نفاذ کے لیے فرشتے بھی صف در صف زمین پر اتریں گے۔دنیا پرستوں کو سزا دینے کے لیے جہنم بھی قریب ہی لے آئی جائے گی۔اُس روز دنیا دار انسان افسوس کرے گا کہ وہ کس دنیا کے پیچھے مرتا رہا لیکن اب اِس افسوس کا کیا فائدہ؟ وہ حسرت سے کہے گا کہ اے کاش میں نے اصل زندگی یعنی آخرت کے لیے کچھ تیاری کی ہوتی۔اُس روز اللہ اُسے اِس طرح جکڑے گا جس طرح کوئی اور نہیں جکڑ سکتا۔پھر اللہ اُسے ایسا عذاب دے گا جیسا عذاب کوئی اور نہیں دے سکتا۔اللہ ہمیں دنیا پرستی اور اُس کے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔آمین!

آیات ۲۷ تا ۳۰

خدا پرستی کا عظیم بدلہ

وہ خدا پرست انسان جس کا مطلوب و مقصود دنیا نہیں اللہ کی رضا کا حصول تھا، اپنی اِس ترجیح پر روزِ قیامت

بہت ہی مطمئن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بشارت دیں گے تمہارا مقصود حاصل ہوا۔ میں تم سے راضی ہوں اور اب تمہیں وہ نعمتیں دوں گا کہ تم بھی خوش ہو جاؤ گے۔ آؤ میرے مقرب بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری نعمتوں بھری جنت سے خوب فیض اور لذتیں حاصل کرو۔ اے اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری ذاتِ مبارکہ کو اپنا مطلوب و مقصود بنا لیں اور تیری رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین!

سورۂ بلد

اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کی پسندیدہ صورت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں ایسے کردار کی مذمت کی گئی ہے جو اپنے صدقہ و خیرات کا چرچا کرتا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کو اپنی راہ میں کون سا صدقہ و خیرات مطلوب ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ — انسان کی پر مشقت زندگی کا ذکر
- آیات ۵ تا ۱۰ — ناپسندیدہ صدقہ و خیرات
- آیات ۱۱ تا ۱۶ — پسندیدہ صدقہ و خیرات
- آیات ۱۷ تا ۲۰ — قربِ الٰہی کے حصول کے لیے سلوکِ قرآنی

آیات ۱ تا ۴

انسان بڑی مشقت ہے

اِن آیات میں قسمیں کھا کر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ انسان بڑی مشقت میں ہے۔ بقول شاعر ؎

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟

انسان کی مشقت ظاہر کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی مثال دی گئی جن پر شہرِ مکہ میں ہر طرح کے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ آپ ﷺ کا اپنا فرمان ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں تمام انبیاء سے زیادہ تکالیف جھیلنی پڑیں۔ پھر والدین اور اولاد کے رشتہ کو انسانی تکالیف پر دلیل کے طور پر پیش کیا گیا۔ بلاشبہ اولاد کی پیدائش، پرورش اور تربیت کے لیے والدین کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ پھر اُن کی معاش، مستقبل کی فکر اور شادی بیاہ کے معاملات انسان کو پریشان رکھتے ہیں۔ اگر اولاد کسی بھی اعتبار

سے سکھ میں نہ ہو تو والدین کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ اولاد نالائق یا نافرمان ہو تو یہ دکھ انسان کے لیے ناقابلِ برداشت ہو جاتا ہے۔ اللہ ہماری مشقتوں کو آسان فرمائے اور ہر حال میں ہمیں صبر واستقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵ تا ۱۰

ناپسندیدہ صدقہ وخیرات

یہ آیات ایک ایسے کردار کی شدید مذمت کر رہی ہیں جو بڑے تکبر سے دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال صدقہ وخیرات کیا ہے؟ کیا اللہ اُسے دیکھ نہیں رہا؟ کیا وہ اللہ کے ہر وقت اختیار میں نہیں اور اللہ کے سامنے لاچار اور بے بس نہیں؟ پھر تکبر کرنے کا کیا جواز ہے؟ اللہ نے تو اُس پر بے شمار احسانات کیے ہیں۔ اُسے حق کی معرفت حاصل کرنے کے لیے دو آنکھیں دی ہیں جن سے مظاہرِ قدرت کو دیکھ کر اپنے باطن کو ایمان ویقین سے منور کر سکتا ہے۔ زبان اور دو ہونٹ دیے ہیں جن سے حق کا اعتراف کر سکتا ہے۔ اُسے نیکی اور بدی کی راہ کا فہم دے دیا ہے۔ اُس کے لیے خیر اِسی میں ہے کہ نیکی کی راہ اختیار کرے اور ہر نیکی صرف اور صرف اللہ کی ہدایت کے مطابق اور اُس کی رضا کے حصول کے لیے انجام دے۔

آیات ۱۱ تا ۱۶

پسندیدہ صدقہ وخیرات

اللہ کے نزدیک پسندیدہ صدقہ وخیرات یہ ہے کہ پورے خلوص کے ساتھ ناداروں کی مدد کی جائے۔ غلاموں کو آزاد کرایا جائے، قحط کے وقت بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے، یتیم کی سرپرستی کی جائے اور خاک میں رلنے والے مسکین کو سہارا دیا جائے۔ گویا ایسے محتاجوں کی مدد کی جائے جن سے دنیا میں کسی بدلہ کی اُمید نہ ہو۔ اُن کی مدد صرف اللہ کی رضا اور آخرت کے اجر وثواب کے لیے کی جائے۔ اللہ ہمیں بھی ایسی حیثیت وتوفیق دے کہ ہم خلوص کے ساتھ ناداروں کی مدد کریں۔ آمین!

آیات ۱۷ تا ۲۰

قربِ الٰہی کے حصول کے لیے سلوکِ قرآنی

قربِ الٰہی کے حصول کے لیے سلوکِ قرآنی یہ ہے کہ پہلے دل کو دنیا کی محبت سے خالی کیا جائے۔

دنیا کی محبت کا سب سے بڑا مظہر ہے مال کی محبت۔ اگر مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دل کی صفائی کر دی جائے تو اللہ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے۔ بقول خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی

اب تو آجا ، اب تو خلوت ہوگئی

اب انسان کا دل ایمانی کیفیات سے منور ہوگا۔ ایسے لوگ اگر دوسروں کو بھی صبر و استقامت کے ساتھ بھائی چارہ اور انسانی ہمدردی کی ترغیب دیں گے تو اللہ اُنہیں روزِ قیامت بہترین بدلہ یعنی جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اِس کے برعکس جو بدنصیب قرآن کی واضح رہنمائی کو نظر انداز کرتا ہے اور مختلف روش اختیار کرتا ہے تو اُسے جہنم کے عذاب کا مزا چکھنا ہوگا۔

سورۂ شمس

کامیابی اور ناکامی کی وضاحت

اِس سورۂ مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ جس شخص نے روح کے تقاضوں کو جسمانی تقاضوں پر فوقیت دے کر تزکیۂ نفس کر لیا وہ کامیاب ہے۔ اِس کے برعکس جس نے نفسانی خواہشات کو ترجیح دیتے ہوئے روح کو خاکی وجود میں دفن کر دیا وہ ناکام ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۰ — کامیابی اور ناکامی کی وضاحت
- آیات ۱۱ تا ۱۵ — ایک ناکام قوم کی عبرت ناک مثال

آیات ۱ تا ۱۰

کامیابی اور ناکامی کی وضاحت

اِن آیات میں متضاد مظاہرِ قدرت کو گواہ بنا کر واضح کیا گیا ہے کہ انسان کو دو متضاد میلانات کا شعور دے دیا گیا ہے۔ سورج اور چاند، دن اور رات اور آسمان و زمین کی قسم کھا کر کہا گیا کہ انسانی وجود کو سنوارا گیا اور اس میں بدی اور نیکی کا شعور رکھ دیا گیا۔ یہ شعور دراصل اُس روحِ ربانی کی وجہ سے ہے جو اللہ نے ہر انسان میں پھونک دی ہے۔ اِس روح میں اللہ کی قربت کی ایک تڑپ ہے جس کے لیے اُسے نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے نفرت ہے۔ اِس کے برعکس انسان کا نفس تو **اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ**

کے مصداق برائی کی طرف جانے کی خواہش رکھتا ہے۔اب اگر روح کے تقاضے سامنے رہیں تو یہی نفس ''نفسِ لوامہ'' یعنی ضمیر بن کر انسان کو نیکی پر خوش اور برائی پر پشیمان کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ انسان کا نفس برائی سے پاک ہو کر تزکیہ نفس کی منزل پا تا ہے اور ''نفسِ مطمئنہ'' بن جاتا ہے۔ اِس سعادت کو حاصل کرنے والے کامیاب ہیں ۔ اِس کے برعکس جو بدنصیب نفس کی خواہشات کو روح کے تقاضوں پر ترجیح دیتے ہیں اور روح کو خاکی وجود میں دبا کر قید کر دیتے ہیں، وہ لوگ ناکام و نامراد ہو جاتے ہیں۔آیئے اللہ سے دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَ مَوْلَاھَا (مسلم)

''اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اِسے پاک کر دے تو ہی اِسے بہتر پاک کرنے والا ہے۔ تو ہی اِس کا والی اور مولیٰ ہے''۔

آیات ۱۱ تا ۱۵

ناکام قوم کی عبرت ناک مثال

انسانی وجود میں جس طرح ضمیر انسان کی اصلاح کرتا ہے، اِسی طرح کسی قوم کا ضمیر ایسا نیک انسان ہوتا ہے جو دعوت و تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو نیکی کی ترغیب اور بدی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قومِ ثمود کے لیے ضمیر کا کردار حضرت صالحؑ نے انجام دیا۔ بدبخت قوم نے سرکشی اختیار کی اور اُن کی دعوت کو جھٹلا دیا۔ اللہ کی نشانی کے طور پر ایک زندہ اونٹنی پہاڑ سے برآمد ہو کر اُن کے سامنے آئی۔ اُنہوں نے اُس اونٹنی کو مار ڈالا۔ اِس جرم کی سزا دینے کے لیے اللہ اُن پر غضبناک ہوا اور اُنہیں سخت عذاب دے کر برابر کر دیا۔ اللہ ایسی مقتدر ہستی ہے کہ اُسے کسی قوم کی طرف سے انتقام یا بدلہ لینے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

سورۂ لیل

پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ رہنمائی دے رہی ہے کہ اللہ کی نگاہ میں کون سا کردار مطلوب اور پسندیدہ ہے اور کس کردار کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ا تا اا   پسندیدہ اور ناپسندیدہ کردار

- آیات ۱۲ تا ۲۱ پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا انجام

آیات ۱ تا ۴

انسانوں کے کردار جدا جدا ہیں

اِن آیات میں مثال دی گئی کہ چھا جانے والی تاریک رات، نمایاں ہو جانے والے روشن دن سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اِسی طرح مذکر اپنی ساخت اور میلانات کے اعتبار سے مقابل جنس یعنی مؤنث کی ضد ہوتا ہے۔ بالکل اِسی طرح انسانوں کے کردار اور محنتوں کا رخ بھی مختلف ہوتا ہے۔ ایک کردار اللہ کو پسند ہے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ دوسرا کردار اللہ کو ناپسند اور اس کو ناراض کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اللہ ہمیں اپنی زندگی میں پسندیدہ کردار اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۵ تا ۷

اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار

اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار اُس انسان کا ہے جو:

i- اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اُس کی راہ میں مال خرچ کر کے دنیا کی محبت کو دل سے نکالے۔

ii- ہر وقت محتاط رہے اور ہر معاملہ میں اللہ کی نافرمانی سے بچ کر تقویٰ کی زندگی بسر کرے۔

iii- حق کی دعوت کی تصدیق کرے اور تن، من، دھن سے اُس کا ساتھ دے۔

اس کردار کے حامل سعادت مندوں کے لیے اللہ سب سے بڑی آسانی یعنی جنت کی راہ آسان فرما دے گا۔ وہ اللہ کی راہ میں بڑی بڑی قربانیاں دیں گے اور اُن کے لیے ایسا کرنا آسان بنا دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں ایسا ہی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۱۱

اللہ کی نگاہ میں ناپسندیدہ کردار

اللہ ایسے کردار کو ناپسند کرتا ہے جس میں انسان:

i- اللہ کی راہ میں مال دینے کے حوالے سے بخل کرے۔

ii- تقویٰ کے بجائے غفلت کی روش اختیار کرے اور جائز و ناجائز کی پرواہ نہ کرے۔

iii- حق کی دعوت کو جھٹلائے اور اُس کی مخالفت کرے۔

ایسے کردار کے حامل بدنصیب انسان کے لیے اللہ سب سے بڑی مشکل یعنی جہنم کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ اُسے سرکشی اور نافرمانی کے لیے ڈھیل دے دی جاتی ہے اور وہ اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر کے جہنم کی طرف رُخ کر لیتا ہے ۔ جب وہ جہنم میں گرایا جائے گا تو اُس کا جمع کیا ہوا مال اُس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اللہ ایسی روش سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۲ تا ۱۶

ناپسندیدہ کردار کا انجام

اللہ کی نافرمانی کرنے والا کردار انتہائی بدبخت انسان کا ہوتا ہے۔ وہ جو اللہ کی تعلیمات کو جھٹلاتا ہے اور اُس سے رخ پھیر لیتا ہے۔ ایسا بدنصیب انسان جہنم کی دہکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ میں گرے گا۔ اللہ غفور اور رحیم ہے۔ اُس نے اچھے اور برے کردار کی روش سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ اُسی کے اختیار میں ہمارا دنیا و آخرت کا انجام ہے۔ برا کردار اختیار کر کے ہم جہنم کے مستحق تو ہو جائیں گے لیکن دنیا میں بھی ہر خواہش پوری نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ دنیا میں نفسانی خواہشات کی پیروی کے بجائے اللہ کے احکامات کی پیروی کی جائے۔

آیات ۱۷ تا ۲۱

پسندیدہ کردار کا انجام

جہنم کی دہکتی و بھڑکتی آگ سے ہر وہ شخص محفوظ رہے گا جو اللہ کی رضا کو مطلوب و مقصود بنا لے۔ اُس کی رضا کے حصول کے لیے مال خرچ کرے اور دل کو دنیا کی محبت سے پاک کر کے نفس کی پاکیزگی حاصل کرے۔ اُس کا انفاقِ مال اِس لیے نہ ہو کہ وہ کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہا ہے بلکہ صرف اور صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہو۔ عنقریب اللہ اُسے ایسے انعامات دے گا کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ بقول امام رازیؒ یہ کردار تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ کا۔ اللہ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ ضحیٰ

مایوسی دور کرنے کا نسخہ

اِس سورۂ طیبہ میں اللہ تعالیٰ نے رہنمائی دی ہے کہ جب انسان پر مایوسی کا غلبہ ہو تو وہ اُن نعمتوں کو یاد کرے

جو اللہ نے اُس پر کی ہیں۔ اِن نعمتوں کی یاد سے شکر کے آنسو نکلیں گے جو مایوسی کو بہا کر لے جائیں گے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی
- آیات ۶ تا ۸ نبی اکرم ﷺ پر اللہ کی عنایات
- آیات ۹ تا ۱۱ عنایات پر شکر

آیات ۱ تا ۵

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

ایک بار نزولِ وحی میں طویل وقفہ ہوا تو ابولہب کی بیوی اُمِ جمیل نے آپ ﷺ کو طعنہ دیا کہ معاذ اللہ تمہارا جن تم سے ناراض ہوگیا ہے اور اب تم پر کوئی کلام القا نہیں کر رہا ہے۔ اُس بدبخت کی گستاخی اور نزولِ وحی میں تاخیر سے آپ ﷺ پر مایوسی سی طاری ہونے لگی۔ آپ ﷺ کو گمان سا ہونے لگا کہ کہیں اللہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہوگیا! اِن آیات میں اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کی دلجوئی فرمائی۔ جس طرح دن اور رات مختلف ہونے کے باوجود افادیت رکھتے ہیں، اِسی طرح وحی کا نزول اور کبھی اِس میں وقفے کی بھی حکمت ہوتی ہے۔ اللہ اپنے حبیب ﷺ سے ہرگز ناراض نہیں ہوا اور نہ ہی اُس نے اپنے حبیب ﷺ کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تو آپ ﷺ کے درجات مسلسل بلند فرما رہا ہے۔ ہر اگلی گھڑی آپ ﷺ کے لیے پچھلی گھڑی سے بہتر ہے۔ عنقریب اللہ آپ ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ ﷺ خوش ہو جائیں گے۔

آیات ۶ تا ۸

نبی کریم ﷺ پر اللہ کی عنایات

مایوسی کی کیفیت میں اللہ کی عنایات کا تصور انسان کو تسکین دیتا ہے اور مایوسی کو دور کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یتیم تھے لیکن اللہ نے آپ ﷺ کے دادا اور چچا کے ذریعہ آپ ﷺ کو سہارا اور ٹھکانہ عطا کر دیا۔ آپ ﷺ حق کی تلاش میں بے چین ہو کر غارِ حرا کی تنہائیوں میں غور و فکر کر رہے تھے اور اللہ نے قرآن کے نزول کے ذریعہ آپ ﷺ کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ تنگ دست تھے اور اللہ نے حضرت خدیجہؓ کی اعانت کے ذریعہ آپ ﷺ کو مال دیا اور غمِ روزگار سے فارغ کر دیا۔

آیات ۹ تا ۱۱

عنایات کا شکر

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو اللہ کی عنایات پر شکر ادا کرنے کا طریقہ سکھایا گیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کی حالتِ یتیمی میں دستگیری کی لہٰذا آپ ﷺ بھی کبھی کسی یتیم کو نہ دبائیں۔ آپ ﷺ حق جاننے کے سوالی تھے اور اللہ نے آپ ﷺ کو ہدایت دے دی لہٰذا آپ ﷺ بھی کسی سوال کرنے والے کو نہ جھڑکیں۔ آپ ﷺ کی تنگ دستی کو اللہ نے دور کر دیا اب آپ ﷺ اللہ کی عطا ہونے والی نعمتوں کا تذکرہ کر کے شکر باللسان کی سعادت حاصل کریں۔

سورۂ انشراح

نبی ﷺ کی مشکل آسان کرنے کا بیان

نبی اکرم ﷺ غارِ حرا میں اللہ سے لو لگانے کی لذت حاصل کر رہے تھے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اِس لذت سے نکال کر جھگڑالو قوم کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ ذکر اللہ کی لذت سے محرومی آپ ﷺ پر بہت بھاری تھی۔ کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کو انشراح ہو گیا کہ میری اِس مشقت سے بہت سے لوگوں کی عاقبت سنور جائے گی اور بلاشبہ یہ عمل ذاتی ریاضت سے زیادہ اہم ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۳ — نبی اکرم ﷺ کی مشکل میں آسانی
- آیت ۴ — ذکرِ حبیب ﷺ کی بلندی
- آیات ۵ تا ۸ — مشکلات کے بعد ہی آسانیاں آتی ہیں

آیات ۱ تا ۳

نبی اکرم ﷺ کی مشکل میں آسانی

نبی اکرم ﷺ غارِ حرا کی تنہائیوں میں اللہ کے ذکر کی لذت اور اُس سے لو لگانے کا سرور حاصل کر رہے تھے۔ ایسے میں اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ **قُمْ فَاَنْذِرْ** ...... کھڑے ہو جایئے اور لوگوں کو آخرت کی جوابدہی سے خبردار کیجیے۔ پھر صرف وعظ و نصیحت ہی نہیں بلکہ **وَرَبَّكَ**

فَـكَبِّـر ...... اپنے رب کی بڑائی کو قائم کیجیے۔ کہاں وہ ذکراللہ کی لذت اور کہاں ایک جھگڑنے والی قوم (قَـوْمًـا لُّدًّا سورۂ مریم آیت ۹۷) کو خبر دار کرنا اور اُن کی گستاخیاں برداشت کرنا۔ پھر اللہ کی بڑائی کے نفاذ کے لیے ایک منظّم تحریک برپا کرنا اور اللہ کے دشمنوں سے معرکہ آرائی کر کے دینِ حق کو غالب کرنا۔ اللہ کے رسول ﷺ اِس قولِ ثقیل یعنی بھاری ذمہ داری سے بوجھل ہو رہے تھے اور آپ ﷺ کی کمر جھک رہی تھی۔ البتہ کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کو انشراحِ صدر ہوا کہ ۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

میری اِس مشقت سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوگی اور وہ جہنم کی آگ سے بچ جائیں گے۔ اِسی انشراحِ صدر کا ذکر اِن آیات میں کیا گیا ہے۔

آیت ۴

ذکر حبیب ﷺ کی بلندی

اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ سے تنہائی میں لو لگانے کی لذت کو اللہ کے حکم سے چھوڑ کر دعوت وتبلیغ کو ترجیح دی تاکہ خلقِ خدا کا بھلا ہوا۔ اللہ نے آپ ﷺ کے اِس عمل کا بدلہ یہ دیا کہ آپ ﷺ کا ذکرِ خیر بلند فرما دیا۔ چند ہی برسوں میں آپ ﷺ کے جانثاروں کی تعداد لاکھوں کو پہنچ گئی۔ پھر رفتہ رفتہ دنیا کے ہر حصہ میں شمع رسالت کے پروانے نظر آنے لگے اور آج اُن کی تعداد ایک ارب سے متجاوز ہے۔ یہ وہ جانثار ہیں جو ناموسِ رسالت پر جان دینا اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتے ہیں۔ دنیا میں آپ ﷺ کا ذکرِ خیر اپنی بلندی کی معراج پر ہوگا جب پورے کرۂ ارضی پر آپ ﷺ کا لایا ہوا دین نافذ و غالب ہوگا۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ۔

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھے

آخرت میں بھی آپ ﷺ کی شان امتیازی ہوگی۔ آپ ﷺ مقامِ محمود پر فائز ہونگے اور اللہ کی حمد کا جھنڈا آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ کی شفاعت کے نتیجے میں بڑی تعداد میں

آپ ﷺ کے امتی اللہ سے بخشش کا پروانہ حاصل کریں گے۔

آیات ۵ تا ۸

آسانیاں مشکلات کے بعد ہی آتی ہیں

جولوگ مشکلات خندہ پیشانی سے جھیلتے ہیں بعد میں اُنہیں ہی آسانیاں میسر آتی ہیں۔ اِس حقیقت کو اِس سورۂ مبارکہ میں دوبار بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ابھی آپ ﷺ کئی مشکلات سے گزر رہے ہیں لیکن عنقریب آپ ﷺ کی ثابت قدمی کے نتیجے میں آسانیاں پیدا ہوں گی۔ آپ ﷺ دعوت و تبلیغ اور غلبۂ دین کے لیے دن بھر محنت کیجیے۔ آپ ﷺ کا اصل مشن ہی یہ ہے۔ البتہ رات میں اللہ سے لو لگانے کی لذت حاصل کرنے کے لیے تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیے۔ یہ قرآن آپ ﷺ کے قلب کو ثبات عطا کرے گا اور دن بھر مشن کی خاطر محنت کے لیے نیا جذبہ اور مزید توانائی عطا فرمائے گا۔ اللہ ہمیں بھی اِس دنیا میں دین و شریعت کی خاطر پیش آنے والی مشکلات کو ثابت قدمی سے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے تا کہ جنت کی آسانیاں ہمیں حاصل ہو سکیں۔ آمین!

سورۂ تین

انسان کی عظمت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں قسم کھا کر تاکیدی اسلوب میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ انسان کی تخلیق بڑی عظیم ساخت میں ہوئی ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۴ — عظمتِ انسان
- آیات ۵ تا ۸ — معرکہ ٔروح و بدن

آیات ۱ تا ۴

عظمتِ انسان

اِن آیات میں پانچ پیغمبروں کی مثال دے کر ثابت کیا گیا کہ انسان کی تخلیق بہت عمدہ ساخت پر ہوئی ہے۔

i- انجیر کی قسم سے اشارہ حضرت نوحؑ کی طرف ہے کیونکہ اُنہوں نے جس علاقے میں تبلیغ کی

وہاں اِس پھل کی کثرت تھی۔

ii- زیتون اشارہ کر رہا ہے حضرت عیسیٰؑ کی طرف کیونکہ وہ زیتون کی کثرت والے علاقوں میں تبلیغ کرتے رہے۔

iii- طورِ سینا حضرت موسیٰؑ کی طرف اشارہ کر رہا ہے کیونکہ کہ اِسی مقام پر آپؑ کو اللہ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔

iv- بلد امین سے اشارہ حضرت ابراہیمؑ کی طرف ہے جنہوں نے شہرِ مکہ کے امن کا گہوارہ بننے کی دعا کی تھی۔ پھر بلد امین نبی کریم ﷺ کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت اور بعثت اِسی محترم شہر میں ہوئی۔

پانچ پیغمبروں کا پاکیزہ کردار اِس بات کی دلیل ہے کہ انسان بنیادی طور پر بہترین ساخت کا حامل ہے۔ اصل انسان دراصل اُس کی روح ہے۔ اِسی کی وجہ سے انسان مسجودِ ملائک بنا اور اِسی کا میلان ہے اللہ کی قربت اور فرمانبرداری کی طرف۔

آیات ۵ تا ۸

معرکۂ روح و بدن

اللہ نے سب سے پہلے ہر انسان کی روح کو وجود بخشا۔ پھر اُس روح کو بدن میں ڈال کر دنیا میں بھیج دیا۔ اب معرکۂ روح و بدن شروع ہو گیا۔ روح کا تعلق اللہ سے ہے لہٰذا وہ انسان کو اللہ کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ بدن مٹی سے بنا ہے اور وہ **اخلَدَ اِلَی الْاَرْضِ** کے مصداق انسان کو مٹی سے پیدا ہونے والی سہولیات کی طرف کھینچتا ہے۔ جو انسان روح کے تقاضوں کو بلند کر کے ایمان اور عمل صالح کی روش اختیار کرتا ہے وہ اپنی عظمت کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو بدنصیب بدن کے تقاضوں کو ترجیح دے کر وقتی لذتوں میں کھو جاتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ دونوں قسم کے یہ کردار برابر نہیں ہو سکتے۔ دنیا میں اِن کرداروں کو اُن کے طرزِ عمل کا بدلہ نہیں ملتا، آخرت میں یہ بدلہ ملے گا۔ اب آخر کیا شے ہے جو انسان کو بدلے کی حقیقت کو جھٹلانے پر مجبور کر رہی ہے؟ اللہ سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ کیا وہ اپنے فرمانبرداروں کو اچھا بدلہ اور اپنے باغیوں کو سزا نہ دے گا؟ بدلہ ملنے کی بات بالکل سیدھی ہے اور اس بات کو جھٹلانے والے ہٹ دھرم اور گمراہ ہیں۔

سورۂ علق

اللہ کے کرم اور غضب کا بیان

اس سورۂ مبارکہ میں اللہ کی دونوں شانیں یعنی اُس کا کریم ہونا اور **عزیزٌ ذُوانتقام** ہونا مذکور ہیں۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۵ علم کی دولت ...... اللہ کے کرم کا مظہر
- آیات ۶ تا ۸ انسان کی سرکشی کا علاج ...... خوفِ خدا
- آیات ۹ تا ۱۹ اللہ کا رعب وجلال

آیات ۱ تا ۵

علم کی دولت ...... اللہ کے کرم کا مظہر

نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی اِن پانچ آیات پر مشتمل تھی۔ اِن آیات میں علم کی فضیلت کا بیان ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو دو بار حکم دیا گیا کہ آپ ﷺ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے۔ وہ رب جو خالق ہے اور بڑا کریم بھی۔ اُس کے کرم کا مظہر ہے کہ اُس نے انسان کو علم جیسی دولت دی۔ وہ دولت جو انسان کو صحیح عمل، تحمل اور عزت عطا کرتی ہے۔ قلم کے ذریعہ علم کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو انسان نہیں جانتا تھا۔

آیات ۶ تا ۸

انسان کی سرکشی کا علاج ...... خوفِ خدا

انسان سرکشی کرتا ہی رہتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ سرکشی پر فوری پکڑ نہیں ہوتی لیکن لذت فوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اِس مسئلہ کا حل کیا ہے؟ معاشرے کو کیسے پاکیزہ بنایا جا سکتا ہے؟ اِس سوال کا جواب ہے آخرت میں اللہ کے سامنے جوابدہی کا احساس۔ جتنا جتنا خوفِ خدا اور محاسبہ اُخروی کا احساس بڑھتا جائے گا، انسان سرکشی کو چھوڑتا اور کردار کی پاکیزگی کو اپناتا جائے گا۔

آیات ۹ تا ۱۹

اللہ کے غضب اور جلال کا بیان

یہ آیات ابوجہل پر اللہ کے غیظ وغضب کو بیان کر رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں نماز ادا

کرنے جاتے تو وہ آپ ﷺ کو روکتا تھا۔ کاش کہ وہ نیکی سے روکنے کے بجائے برائی سے روکنے کی پاکیزہ روش اختیار کرتا۔ افسوس کہ بدبخت نے برائی ہی کو اپنی روش بنالیا۔ اُس کا کیا گمان ہے؟ کیا اللہ، نبی ﷺ کے ساتھ اُس کے ظلم کو دیکھ نہیں رہا۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ اللہ اُسے جھوٹی اور سیاہ کار پیشانی کے بالوں سے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دے گا۔ آج اُس کی چوپال میں اُس کے بہت ساتھی ہیں لیکن جہنم پر مامور فرشتوں کے مقابلہ میں یہ ساتھی کام نہ آسکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ اِس بدبخت کے دباؤ کو قبول نہ کریں۔ جائیں حرم میں نماز پڑھیں، سجدہ کریں اور سجدے کے ذریعہ اللہ کی قربت حاصل کریں۔

سورۂ قدر

قدر والی رات کی عظمت کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں شبِ قدر کی عظمت وفضیلت کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۳ — شبِ قدر کی عظمت وفضیلت
- آیات ۴ تا ۵ — شبِ قدر میں فیصلوں کا نزول

آیات ۱ تا ۳

شبِ قدر کی عظمت وفضیلت

شبِ قدر کی عظمت وفضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اِس شب میں لوحِ محفوظ سے قرآن مجید سماءِ دنیا میں بیت العزت کے مقام پر نازل کیا گیا۔ یہ رات بڑی قدر والی رات ہے۔ اِس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اِس شب کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے۔ شب قدر میں اللہ سے یہ مسنون دعا کرنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّی (ابنِ ماجہ)

''اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی معاف فرما''۔

آیات ۴ تا ۵

شبِ قدر میں فیصلوں کا نزول

اِس شب میں اہلِ زمین کے لیے سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ فرشتے اور

روح الامین اِن فیصلوں کو لے کر اترتے ہیں۔ اِس رات کی فضیلت اور سلامتی طلوعِ فجر تک جاری رہتی ہے۔ اللہ ہمیں اِس رات کی برکتوں سے فیض یاب فرمائے۔ آمین!

سورۂ بیّنہ

کھرے اور کھوٹے کے جدا ہونے کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں قرآن وسنت کے مجموعہ کو **بَیِّنَہ** یعنی واضح دلیل قرار دیا گیا اور اِس کی یہ افادیت بیان کی گئی کہ اِس کی بنیاد پر کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جاتی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ — **بَیِّنَہ** کی وضاحت وافادیت
- آیت ۵ — خالص دین کی وضاحت
- آیات ۶ تا ۸ — کھرے اور کھوٹے کا انجام

آیات ۱ تا ۴

بَیِّنَہ کی وضاحت وافادیت

اِن آیات میں چار نکات بیان ہوئے:

i- **بَیِّـنَـہ** یعنی واضح دلیل، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور قرآنِ حکیم کے مجموعہ کا نام ہے۔ منکرینِ حدیث کا ہدایت کے لیے صرف قران کو کافی سمجھنا گمراہی ہے۔

ii- **بَیِّـنَـہ** نے آ کر اہلِ کتاب اور مشرکین کے کافروں کو جدا اور نمایاں کر دیا۔ دورِ جاہلیت میں بظاہر فلاحی کام بہت سے لوگ کرتے تھے۔ **بَیِّـنَـہ** کے آنے کے بعد واضح ہو گیا کہ کس کا فلاحی کام اللہ کے لیے ہے (مثلاً ابوبکر صدیق ؓ) اور کس کا کام ذاتی نام ونمود کے لیے ہے (مثلاً ابوجہل)۔

iii- اللہ نے اہلِ کتاب کو مشرک نہیں کہا حالانکہ اُن کا شرک قرآن ہی نے واضح کیا ہے۔ اِس اعتبار سے مسلمانوں میں شرک کرنے والوں کو مشرک کہنا قرآن کی دی ہوئی ہدایت کے خلاف ہے۔

iv- اہلِ کتاب پر **بَیِّـنَـہ** کے ذریعے حق واضح ہو گیا لیکن اُنہوں نے جان بوجھ کر محض ضد کی وجہ سے حق سے اعراض کر کے الگ راستہ اختیار کیا۔

آیت ۵

خالص دین کیا ہے؟

بَیِّنَـــہ کے ذریعہ اللہ نے بنی نوع انسان کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر معاملہ میں اللہ کی اطاعت کریں بالکل یکسو ہوکر۔ نماز اور زکوٰۃ کے ذریعہ اللہ کی کامل بندگی کے لیے روحانی غذا اور تقویت حاصل کریں، بقول شاعر ؎

سرکشی نے کردیے دھندلے نقوشِ بندگی
آؤ سجدے میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں

زندگی کے ہر گوشہ میں اللہ کی بندگی کرنا ہی خالص اور بالکل سیدھا دین ہے۔ اللہ ہمیں ایسا ہی دین اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

کھرے اور کھوٹے کا انجام

بَیِّنَـــہ سامنے آنے کے باوجود جن اہلِ کتاب اور مشرکین نے حق کا انکار کیا وہ اللہ کی نگاہ میں بدترین مخلوق ہیں۔ اُن کی سزا ہے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اِس کے برعکس حق پر ایمان لانے اور اچھے اعمال کرنے والے بہترین مخلوق ہیں۔ اُن کا انعام ہے رہنے والے وہ دائمی باغات کہ جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوگی۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ یہ نعمت اُس کے لیے ہے جو دنیا میں اپنے رب سے ڈرتا رہا۔ اللہ ہمیں بھی اِن باسعادت لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

سورۂ زلزال

روزِ قیامت زمین کی کیفیت و کردار کا بیان

یہ سورۂ مبارکہ آگاہ کررہی ہے کہ روزِ قیامت زمین ایک زوردار زلزلہ کے ذریعہ ہلائی جائے گی۔ وہ نہ صرف تمام مدفون انسانوں کو نکال باہر پھینکے گی بلکہ یہ بھی بتائے گی کہ اُس کے سینہ پر کس شخص نے کیا عمل کیا تھا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ — زمین کی کیفیت و کردار
- آیات ۶ تا ۸ — ہر انسان، اپنا ہر عمل دیکھے گا

آیات ۱ تا ۵

زمین کی کیفیت و کردار

روزِ قیامت زمین زلزلہ کے ذریعہ خوب ہلائی جائے گی۔ اِس آفت کی وجہ سے زمین اپنے اندر مدفون تمام انسانوں کو نکال دے گی۔ انسان حیران ہو کر کہیں گے کہ زمین کو کیا ہوا ہے؟ پھر اِس کے بعد زمین اللہ کے حکم سے اُن تمام اعمال کا حال سنائے گی جو اِس پر انسانوں نے انجام دیے تھے۔ اللہ ہمیں زمین کو نیکیوں پر گواہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

انسان اپنا ہر عمل دیکھے گا

روزِ قیامت تمام انسان اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پھر اُنہیں اُن کے نامۂ اعمال دیے جائیں گے۔ نامۂ اعمال میں اعمال کا اندارج اِس قدر کامل ہوگا کہ جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اُسے درج پائے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ بھی اُسے سامنے لکھا ہوا پائے گا۔ اللہ ہمیں اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

سورۂ عادیات

انسان کی ناشکری کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں انسان کی ناشکری اور اللہ کی محبت کے بجائے مال کی محبت کو ترجیح دینے کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۸ — انسان کی ناشکری کا بیان
- آیات ۹ تا ۱۱ — نیت اور پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال

آیات ۱ تا ۸

انسان کی ناشکری کا بیان

یہ آیات انسان کے کردار کا گھوڑوں کے کردار سے موازنہ کر رہی ہیں۔ گھوڑا اپنے مالک کا انتہائی وفادار ہوتا ہے۔ وہ اپنے مالک کے اشارے پر ہانپتا ہوا، سموں سے پتھریلی زمین پر چنگاریاں نکالتا

ہوا اور گرد و غبار اڑاتا ہوا بڑی تیزی سے دوڑتا ہے۔ لوٹ مار اور غارت گری میں اپنے مالک کا ساتھ دیتا ہے اور اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر مالک کے ساتھ اُس کے دشمنوں کی صفوں میں جا گھستا ہے۔ مالک گھوڑے کا خالق نہیں اور نہ ہی اِس کی خوراک پیدا کرتا ہے۔ وہ تو صرف اللہ کی پیدا کردہ خوراک گھوڑے کے سامنے ڈال دیتا ہے اور گھوڑا اُس کے احسان کا کیسے اچھا بدلہ چکاتا ہے۔ اللہ انسان کا خالق ہے، اُس کے لیے غذا اور ہر نعمت پیدا کرتا ہے اور اُسے تمام ضروریات عطا فرماتا ہے لیکن انسان اللہ کا بڑا ناشکرا ہے۔ اُسے اپنی ناشکری اور احسان فراموشی کا علم ہے۔ وہ اللہ کی محبت و رضا کو پسِ پشت ڈال کر مال کی محبت کو ترجیح دیتا ہے اور مال کمانے کی ہوس میں قتل و غارت گری کرتا ہے اور اللہ کے احکامات کو توڑتا ہے۔ اللہ ہمیں ناشکری اور احسان فراموشی کی اِس روش سے محفوظ فرمائے آمین!

آیات ۹ تا ۱۱

نیتوں اور پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال

روزِ قیامت قبروں کو کرید کرید کر ایک ایک انسان کو نکالا جائے گا۔ پھر اُن کے اعمال کے پیچھے کارفرما نیتوں اور پوشیدہ رازوں کو جانچا جائے گا۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون سی نیکی واقعی خلوص کے ساتھ کی گئی تھی اور کون سی نیکی کے پیچھے ریاکاری یا دنیا کا کوئی فائدہ مطلوب تھا۔ بلاشبہ اُس روز انسان جان لے گا کہ اللہ اُس کے تمام رازوں سے پوری طرح واقف ہے۔

سورۂ قارعہ

روزِ قیامت کی ہولناک آفت

یہ سورۂ مبارکہ روزِ قیامت ایک ہولناک آفت کی وجہ سے آنے والی افراتفری کا نقشہ کھینچ رہی ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۵ — روزِ قیامت کی ہولناک آفت
- آیات ۶ تا ۱۱ — اعمال کی بنیاد پر اچھا اور برا انجام

آیات ۱ تا ۵

روزِ قیامت کی ہولناک آفت

روزِ قیامت ایک زوردار زلزلہ کی صورت میں بڑی زبردست آفت برپا ہوگی۔ اُس روز زمین کی

کشش ثِقل ختم ہو جائے گی اور لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح اِدھر اُدھر منتشر ہوں گے۔ پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ یہ ہے اِس دنیا کا انجام جس کی وقتی رعنائیوں میں کھو کر آج ہماری اکثریت اللہ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل ہے۔

آیات ۶ تا ۱۱

اعمال کی بنیاد پر اچھا اور برا انجام

روزِ قیامت فیصلہ نیکیوں کے وزن کی بنیاد پر ہوگا۔ جس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ جنت میں خوش وخرم زندگی بسر کرے گا۔ اِس کے برعکس جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ بدنصیب بھڑکتی ہوئی آگ کا ایندھن بنے گا۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سورۂ تکاثر

کثرت کی ہوس اور اِس کے انجام کا بیان

اِس سورۂ مبارکہ میں انسان کی اِس کمزوری کا ذکر ہے کہ وہ مال کی کثرت کا طلب گار ہوتا ہے۔ کثرتِ مال کی طلب اُسے اللہ کے احکامات سے غافل کر دیتی ہے اور جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۴ — کثرت کی ہوس
- آیات ۵ تا ۸ — کثرت کی ہوس کا برا انجام

آیات ۱ تا ۴

کثرت کی ہوس

مال کی کثرت کی ہوس ہر انسان میں ہوتی ہے۔ بدنصیب ہیں وہ لوگ کہ جنہیں کثرت کی ہوس نے اللہ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل کر دیا یہاں تک کہ وہ قبروں میں جا پہنچے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ (بخاری ومسلم)

''اگر آدمی کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری اور چاہے گا

اور آدمی کا پیٹ تو بس مٹی سے بھرے گا (یعنی مال و دولت کی اِس ختم نہ ہونے والی ہوس اور بھوک کا خاتمہ بس قبر میں جا کر ہوگا) اور اللہ اُس بندے پر عنایت اور مہربانی کرتا ہے جو اپنا رخ اور اپنی توجہ اللہ کی طرف کر لے''۔

عنقریب انسان جان لے گا کہ اللہ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غفلت کا کیسا بھیانک نتیجہ نکلے گا۔

آیات ۵ تا ۸

کثرت کی ہوس کا برا انجام

کثرت کی ہوس کا برا انجام جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ یہ برا انجام یقینی ہے۔ کاش انسان کو اِس یقینی انجام کا یقین ہو جائے اور وہ اصلاح کر لے۔ ایسا نہ ہوا تو وہ جہنم کو دیکھے گا اور اُسے برے انجام کا عین الیقین حاصل ہو جائے گا۔ البتہ اب یہ یقین فائدہ مند نہ ہوگا اور اللہ اُس سے ایک ایک نعمت کے بارے میں باز پرس کرے گا۔ نعمت کہاں سے حاصل کی؟ اِس کے حصول کے دوران اللہ یاد رہا کہ نہیں؟ نعمت استعمال کر کے اللہ کا شکر ادا کیا کہ نہیں؟ نعمت استعمال کر کے اللہ کی اطاعت کی یا شیطان کی؟

سورۂ عصر

جہنم سے بچنے کا راستہ

اِس سورۂ مبارکہ میں تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم کھا کر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ نوعِ انسانی ابدی خسارے سے دوچار ہونے والی ہے۔ بلاشبہ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ دنیا میں آنے والے انسانوں کی اکثریت دنیا کے دھوکہ میں آ گئی اور غفلت کی زندگی گزار کر جہنم میں جانے کی راہ اختیار کی۔ البتہ ایسے لوگ جہنم سے بچ سکتے ہیں جو چار کام کریں:

- i- زبان اور دل سے نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لے آئیں۔
- ii- نبی اکرم ﷺ کی سنت کو رہنما بناتے ہوئے خلوص و اخلاص سے نیک اعمال کریں۔
- iii- دوسروں تک حق کا پیغام پہنچانے کے لیے مال و جان سے بھرپور کوشش کریں۔
- iv- تبلیغِ حق کے دوران جو مشکلات اور پریشانیاں آئیں اُن پر ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی تلقین کریں۔

اللہ ہمیں ابدی خسارے سے بچنے کے لیے مذکورہ بالا چار کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورۂ ھمزہ

مال سمیٹ سمیٹ کر رکھنے والوں کے برے انجام کا ذکر

اِس سورۂ مبارکہ میں ایسے کردار کے لیے شدید مذمت اور وعید ہے جو بخل کرتے ہوئے مال جمع کرتا ہے اور سمیٹ سمیٹ کر اُس کے ڈھیر لگاتا ہے۔

☆ **آیات کا تجزیہ:**

- آیات ۱ تا ۳ — مال کا ڈھیر لگانے والوں کے لیے شدید مذمت اور وعید
- آیات ۴ تا ۹ — مال کا ڈھیر لگانے والوں کا برا انجام

آیات ۱ تا ۳

مال کا ڈھیر لگانے والوں کے لیے شدید مذمت اور وعید

ایسے انسان کا کردار انتہائی پست ہوتا ہے جس کا مقصود دولت جمع کرنا ہو۔ وہ اِس گھٹیا مقصد کے لیے ہر نیچ حرکت پر اتر آتا ہے۔ جھوٹ، دھوکہ دہی، خیانت اور لگائی بجھائی غرض کسی اخلاقی برائی کو برائی نہیں سمجھتا۔ وہ روپے پیسے کو ہی کامیابی اور عزت کا معیار سمجھتا ہے لہٰذا ناداروں اور غریبوں کو گھٹیا سمجھ کر طعنے دیتا ہے۔ خود بخل کرتے ہوئے مال جمع کرتا رہتا ہے اور گن گن کر اُس کا ڈھیر لگاتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ اس کی بقا اور بعد از موت ناموری مال ہی کی وجہ سے ممکن ہے۔ ایسے گھٹیا کردار کی اللہ نے شدید مذمت کی اور اُس کے لیے ہلاکت و بربادی کی وعید بیان فرمائی۔

آیات ۴ تا ۹

مال کا ڈھیر لگانے والے کے بدترین انجام کا ذکر

مال جمع کرنے اور اُس کا ڈھیر لگانے والے کو زبردستی اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ وہ آگ ہے جو براہِ راست انسان کے دل پر وار کرتی ہے۔ آگ کے حوالے کرنے کے بعد جہنم کا منہ بند کر دیا جائے گا تاکہ آگ کی تپش پوری شدت سے برقرار رہے۔ آگ کے جوش کی کیفیت یہ ہوگی کہ اُس کے شعلے بلند ستونوں کی مانند ہوں گے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ**...... اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ آمین!

سورۂ فیل

ہاتھی والوں کے برے انجام کا بیان

نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے پچاس روز قبل مکہ میں ہاتھی والوں کی معجزانہ تباہی کا واقعہ پیش آیا۔ یہ ہاتھی والے یمن سے آنے والے عیسائی تھے جن کا سرغنہ ابرہہ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یمن سے لے کر شام تک کے تجارتی فوائد اہلِ یمن کو حاصل ہوں۔ یہ فوائد اُس وقت قریش کو حاصل تھے۔ مکہ میں بیت اللہ کی وجہ سے پورے عرب میں قریش کا مذہبی تقدس اور احترام پایا جاتا تھا اور اُن کے تجارتی قافلے پورے امن کے ساتھ ہر علاقے سے گزر جاتے تھے۔ ابرہہ نے چاہا کہ لوگوں کی عبادت کا مرکز یمن میں قائم کیا جائے۔ اس نے الکلیس نامی ایک نام نہاد عبادت گاہ بنائی اور تمام اہلِ عرب کو اِس مقام پر آکر عبادت کرنے اور حج کرنے کی دعوت دی۔ اُس کی دعوت کو کسی نے قبول نہ کیا۔ ضد میں آکر اُس نے بیت اللہ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ اُس لشکر میں ۱۳ ہاتھی بھی تھے تاکہ لوگوں پر ایک رعب قائم ہو۔ جیسے ہی یہ لشکر مزدلفہ سے نکل کر وادی میسر میں داخل ہوا اللہ نے چھوٹے سے ایک پرندے ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ اُس لشکر پر چھوڑے۔ اُن کی چونچ میں زہریلے اثرات رکھنے والی مٹی کی کنکریاں تھیں۔ پرندوں نے وہ کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر پھینکیں۔ کنکری جسم کے جس حصہ پر پڑتی وہ گلنا شروع ہو جاتا۔ ہاتھی اُن کنکریوں کے اثرات سے ایسی تکلیف محسوس کرنے لگے کہ بلبلا اٹھے اور واپس مڑ کر اپنے ہی لشکر کے لوگوں کو روندتے رہے۔ پورا لشکر تباہ ہوا اور اللہ نے اپنے عظیم گھر بیت اللہ کو محفوظ رکھا۔ سورۂ فیل میں اللہ نے اس یادگار واقعہ کو بڑے مختصر لیکن جامع اور پُر اثر اسلوب میں بیان فرمایا ہے۔

سورۂ قریش

قریش پر اللہ کے احسانات کا ذکر

اللہ نے ابرہہ کے لشکر کو تباہ کر دیا تاکہ قریش کے تجارتی مفادات محفوظ رہیں۔ وہ بڑے امن وسکون سے گرمیوں میں شام کی طرف اور سردیوں میں یمن کی طرف تجارتی سفر کرتے رہیں۔ احسان مندی کا تقاضہ ہے کہ وہ خود ساختہ معبودوں کے بجائے بیت اللہ کے رب یعنی اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں۔ وہ رب کہ جس نے اُنہیں بھوک مٹانے کے لیے غذا دی اور بیت اللہ کے گرد ایک خاص علاقہ کو حرم قرار دے کر وہاں ہر جنگ وجدال سے روک دیا۔ گویا اُنہیں ہر طرح کے خوف سے امن دے دیا۔

سورۂ ماعون

جزا وسزا کو جھٹلانے والے پست کردار کا بیان

جزا وسزا کا یقین انسان کے کردار کو پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ جو اِس حقیقت کا یقین نہیں رکھتا وہ کردار کی انتہائی پستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو یتیم جیسے بے کس ونادار کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی سعادت یا اُس کے لیے ترغیب دینے سے محروم رہتا ہے۔ نماز جب جی چاہتا ہے تو پڑھ لیتا ہے اور وہ بھی لوگوں کو دکھانے کے لیے۔ سنگدلی اِس انتہا کو ہے کہ عام استعمال کی اشیاء بھی کسی ضرورت مند کو نہیں دیتا۔ بلاشبہ ایک انسان کے کردار کی پاکیزگی اُسی وقت ممکن ہے جب اُسے یقین ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے، اپنے ہر عمل کی جوابدہی کرنی ہے اور اُس کا بدلہ پانا ہے۔

سورۂ کوثر

نبی اکرم ﷺ پر کثرتِ عنایات کا بیان

اللہ نے اپنے حبیب ﷺ پر عنایات کی کثرت فرما دی۔ قرآن جیسی فصیح، بلیغ، جامع، قیامت تک کے لیے محفوظ معجزانہ کتاب، اسلام جیسا کامل دین، صحابہ کرامؓ جیسے جانثار ساتھی، بہت بڑی امت، محض ۲۱ برس میں غلبہ دین کی کامیابی، غرض آپ ﷺ پر نعمتوں کی انتہا کر دی۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اِن نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے نماز ادا کیجیے اور اللہ کی بارگاہ میں قربانی پیش کیجیے۔ آپ ﷺ کے دشمن سمجھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی اولادِ نرینہ بچپن ہی میں فوت ہوگئی اور اب آپ ﷺ کا نام باقی نہیں رہے گا تو یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ وہ خود ہی بے نام ونشان رہیں گے۔ آپ ﷺ کا ذکرِ خیر اللہ نے بلند کر دیا ہے اور وہ قیامت تک بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔

سورۂ کافرون

کافروں سے اعلانِ براءت

کافر نبی اکرم ﷺ پر کسی سمجھوتے کے لیے دباؤ ڈال رہے تھے۔ اُن کی خواہش تھی کہ ایک معینہ عرصہ تک آپ ﷺ اُن کے معبودوں کی عبادت کریں تو پھر وہ اتنے ہی عرصہ آپ ﷺ کے ساتھ معبودِ حقیقی اللہ کی عبادت کریں گے۔ اِس سورۂ مبارکہ میں سمجھوتے کی اِس پیش کش کو سختی کے ساتھ رد

کر دیا گیا۔ کافروں کو آگاہ کر دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ ہرگز تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے۔ اسی طرح تم بھی نبی اکرم ﷺ کے معبودِ حقیقی کی عبادت نہیں کرتے۔ معبودِ حقیقی کی تو کوئی اولاد یا شریک نہیں جبکہ تم ایک ایسے اللہ کو مان رہے ہو کہ فرشتے جس کی بیٹیاں اور تمہارے خودساختہ معبود اُس کے شریک ہیں۔ تمہارا تصورِ اللہ کے بارے میں کچھ اور ہے، نبی پاک ﷺ کا تصور اور۔ تمہیں تمہارا دین مبارک ہو جس کے تحت تم من گھڑت معبودوں کی عبادت کرتے ہو اور نبی اکرم ﷺ کے لیے اُن کا دین کافی ہے جس میں عبادت صرف اور صرف اللہ کی ہے:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (یوسف:۴۰)

”حکم دینے کا اختیار کسی کے لئے نہیں سوائے اللہ کے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ تم بندگی نہیں کرو گے مگر صرف اللہ کی۔ یہی ہے سیدھا دین“۔

سورۂ نصر

نبی اکرم ﷺ کے مشن کی کامیابی کا اعلان

یہ سورۂ مبارکہ بشارت دے رہی ہے کہ عنقریب اللہ کی مدد آئے گی، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی اور دین غالب ہو جائے گا۔ گویا نبی اکرم ﷺ کا مشن اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔ لوگ جوق در جوق نظامِ اسلام کو قبول کریں گے۔ اب نبی کریم ﷺ کو دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کرنی ہوگی۔ آپ ﷺ کو چاہیے کہ اِس کیفیت کے آنے کے بعد کثرت سے اللہ کی تسبیح وحمد کریں۔ مشن کے دوران جو بھول آپ ﷺ سے ہوئی یا جو خطا آپ ﷺ کے ساتھیوں سے ہوئی اُس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نظرِ کرم کرنے والا ہے۔

سورۂ لھب

گستاخِ رسول کے لیے شدید ترین وعید کا ذکر

ابولہب نے آپ ﷺ کا سگا چچا ہونے کے باوجود یتیم بھتیجے سے بدسلوکی کی انتہا کر دی۔ وہ آپ ﷺ کا پڑوسی بھی تھا لیکن پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے بجائے آپ ﷺ کو گالیاں دیتا، کھانے کی ہانڈی میں نجاست ڈالتا اور آپ ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھاتا۔ تبلیغِ دین کے دوران آپ ﷺ کے پیچھے چلتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کی بات سننے سے روکتا۔ اِن جرائم کی وجہ سے یہ

واحد کافر ہے جس کی نام کے ساتھ قرآن میں مذمت کی گئی۔ اللہ نے وعید سنائی کہ اِس کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں گے اور وہ برباد ہوگا۔ اُس کا مال اور دیگر کمائی اُس کے کچھ کام نہ آئے گی۔ روزِ قیامت انگاروں والی آگ میں جلے گا۔ اُس کی بیوی بہت زیادہ لگائی بجھائی کے ذریعہ فساد کی آگ بھڑکاتی ہے۔ وہ اِس طرح ہلاک ہوگی کہ کھجور کی رسی اُس کے گلے میں پھندہ بن کر اٹک جائے گی۔ قرآن کی یہ وعیدیں پوری ہوئی۔ ابولہب اپنے دو بیٹوں (یعنی دونوں ہاتھوں سے) محروم ہوا۔ ایک بیٹے کو وحشی جانور نے ہلاک کیا اور دوسرا مسلمان ہو کر نبی ﷺ کا ساتھی بن گیا۔ اُس کی بیوی جنگل سے لکڑیاں لا رہی تھی۔ اُس نے جس رسی سے لکڑیوں کے ڈھیر کو باندھ رکھا تھا وہی اُس کے گلے میں اٹک کر پھندا بن گیا اور وہ ہلاک ہوگئی۔

سورۂ اخلاص

اللہ کے یکتا ہونے کا بیان

مشرکین نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ جس اللہ کی عبادت کرتے ہیں اُس کے اوصاف بتائیں۔ جواب کے طور پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی جس میں آگاہ کیا گیا کہ:

i- اللہ یکتا ہے اور اُس جیسا کوئی نہیں۔

ii- اللہ کی کوئی اولاد نہیں۔ نہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور نہ حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ مشرکینِ مکہ، یہود اور عیسائیوں کے اللہ کے بارے میں تصورات گمراہ کن ہیں۔

iii- اللہ کسی کی اولاد نہیں۔ اللہ ہمیشہ سے ہے اور اُس سے پہلے کسی کا تصور کرنا گمراہی ہے۔ لہٰذا کوئی اللہ کا باپ کیسے ہوسکتا ہے؟

iv- کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ کی مثل ہو۔

اللہ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرمائے اور خالص توحید کا عقیدہ اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔!

سورۂ فلق

خارجی شرور سے حفاظت کے لیے دعا

قرآنِ حکیم کی پہلی سورہ ٔ مبارکہ بھی دعا کے اسلوب میں ہے اور آخری دو سورتیں بھی دعاؤں پر مشتمل

ہیں۔ سورۂ فلق میں خارجی شرور کے مقابلہ میں اللہ سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں:

i- ہر اُس شے کے شر کے پہلو سے جو اُس نے تخلیق فرمائی ہے۔

ii- رات کے شر سے جب کہ وہ پوری طرح سے چھا جاتی ہے۔

iii- اُن جادوگرنیوں کے شر سے جو منتر پڑھ پڑھ کر گرہوں میں پھونکتی ہیں۔

iv- ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کی بنیاد پر کسی سازش کا ارتکاب کرنے پر اتر آئے۔

اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام شرور سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

سورۂ ناس

داخلی شرور سے حفاظت کی دعا

اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو اس کی تین شانوں کا واسطہ دے کر دعا کا مضمون آیا ہے۔ اے اللہ! جو تمام انسانوں کا رب، بادشاہ اور معبودِ حقیقی ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس چھپ کر وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو انسانوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ یہ وسوسہ ڈالنے والا کوئی شیطان جن بھی ہوسکتا ہے یا شیطان کا ایجنٹ کوئی انسان بھی ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے اپنی عظیم کتاب کے آغاز میں بندوں کو ہدایت مانگنے کی دعا تلقین فرمائی۔ پھر پورے قرآنِ حکیم کی صورت میں ہدایت دے کر دعا قبول فرمائی۔ آخری دو صورتوں میں تمام شرور سے پناہ مانگنے کی دعا سکھا دی تا کہ ہدایت پانے کے بعد انسان گمراہ نہ ہو۔ اللہ ہمیں اپنے اِس احسانِ عظیم اور دیگر بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ

اے اللہ بنادے قرآن کو

رَبِیْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَ صُدُوْرِنَا

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَھَابَ ھُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال۔ فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔ فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔ فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوسائٹی، لانڈھی 2۔ فون: 0321-8720922

8- بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن، DHA۔ فون: 0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔

فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹس، آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاوس چورنگی، نارتھ کراچی۔ فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی۔ فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔ فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C، گلشن اقبال۔ فون: 34986771

17- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33۔ فون: 37091023

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔ فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔ فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681